ہفت روزہ

# الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد ۵ جمعۃ المبارک ۳۰؍اکتوبر ۱۹۹۸ء شمارہ ۴۴
۱۰؍رجب ۱۴۱۹ ہجری ☆ ۳۰؍اخاء ۱۳۷۷ ہجری شمسی


## ﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

### دنیوی عظمت اور عزت بھی بذریعہ دین ہی حاصل ہوتی ہے۔ پس مبارک وہی ہے جو دین کو مقدم کرے

"دیکھو دنیا ایک فانی چیز ہے مگر اس کی لذت بھی اسی کو ملتی ہے جو اس کو خدا کے واسطے چھوڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے خدا تعالیٰ دنیا میں اس کے لئے قبولیت پھیلا دیتا ہے۔ یہ وہی قبولیت ہے جس کے لئے دنیادار ہزار کوششیں کرتے ہیں کہ کسی طرح کوئی خطاب مل جاوے یا کسی عزت کی جگہ یا دربار میں کرسی ملے اور کرسی نشینوں میں نام لکھا جاوے۔ غرض تمام دنیوی عزتیں اسی کو دی جاتی ہیں اور ہر دل میں اسی کی عظمت اور قبولیت ڈال دی جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کے لئے سب کچھ چھوڑنے اور کھونے پر آمادہ ہو جاتے ہیں، نہ صرف آمادہ بلکہ چھوڑ دیتے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے واسطے کھونے والوں کو سب کچھ دیا جاتا ہے اور وہ نہیں مرتے ہیں جب تک وہ اس سے کئی چند نہ پالیں جو انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کسی کا قرض اپنے ذمہ نہیں رکھتا مگر افسوس یہ ہے کہ ان باتوں کو ماننے والے اور ان کی حقیقت پر اطلاع پانے والے بہت ہی کم لوگ ہیں۔ ہزاروں اہل صدق و وفا گزرے ہیں مگر کسی نے نہ دیکھا ہوگا اور نہ سنا ہوگا کہ وہ ذلیل و خوار ہوئے ہوں۔ دنیوی امور میں اگر یہ نہایت درجہ کی ترقی کرتے تو زیادہ سے زیادہ تین چار آنے کی مزدوری کر لیتے اور کسمپرس اور گمنام لوگوں میں سے ہوتے۔ مگر جب انہوں نے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں لگایا تو خدا تعالیٰ نے ان کو ایسا کیا کہ تمام دنیا میں نام آور بن گئے اور ان کی عزت و عظمت دلوں میں بٹھائی گئی اور اب ان کے نام ستاروں کی طرح چمکتے ہیں۔ دنیوی عظمت اور عزت بھی بذریعہ دین ہی حاصل ہوتی ہے۔ پس مبارک وہی ہے جو دین کو مقدم کرے۔ دیکھو ایک جونک کی نسبت بیل کو اور ایک بیل کی نسبت انسان کو اور انسانوں میں سے خواص کو اللہ تعالیٰ نے لذات اور حظوظ دئے ہوئے ہیں اور خواص کو خاص قویٰ لذتوں کے ملتے ہیں۔ اسی طرح جو لوگ خدا تعالیٰ کے مقرب ہو کر خواص بنتے ہیں تو ان کو دنیوی لذائذ وغیرہ بھی اعلیٰ درجہ کے عطا ہوتے ہیں۔ ایک پنجابی شعر ہے جو بالکل کلام الٰہی کے موافق اسی کا گویا ترجمہ ہے کہ ؎ جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو۔ پس خدا تعالیٰ کے خاص بندے بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔"

(ملفوظات جلد سوم، طبع جدید، صفحہ ۲۸۷، ۲۸۸)

## سچی روح کے ساتھ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ایک قطرہ بھی بہایا جائے تو پھر وہی اس کی رحمتوں کی موسلادھار بارش میں تبدیل ہو جاتا ہے

### سچے خشوع کے نتیجہ میں انسان ہر قسم کی لغویات سے بکلی مونہہ موڑ لیتا ہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۶؍اکتوبر ۱۹۹۸ء)

لندن (۱۶؍اکتوبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے سورۃ البقرہ کی آیات ۴۵ تا ۴۷ کی تلاوت کی اور فرمایا کہ یہاں پہلی آیت میں خاص طور پر یہودی اور یہود کے علماء مخاطب ہیں۔ مگر ان کی جو صفات بیان کی گئی ہیں وہ جب بھی اور جہاں بھی جن علماء پر اطلاق پائیں گی وہ بھی اس کے مخاطب ہونگے۔ یہود علماء اپنے اس دور میں جس میں حضرت عیسیٰؑ ان کی اصلاح کے لئے نازل ہوئے تھے بڑی کثرت کے ساتھ ان بیماریوں کا شکار تھے۔ وہ کتاب کی تلاوت تو کرتے تھے مگر اپنے نفوس کو بھول جاتے تھے۔ انفسکم کا ایک مطلب اپنے قریبی اور عزیز بھی ہے۔ یعنی عوام الناس کو تو نیکیوں کا حکم دیتے تھے مگر اپنی جانوں اور عزیز واقارب کو بھول جاتے تھے۔ و انتم تتلون الکتاب کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ خبردار تمہیں پتہ ہے کہ جس حالت میں تم مبتلا ہو کتاب اسے رد کر رہی ہے۔ پس کیا تم عقل سے کام نہیں لو گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگلی آیت تمام مسلمانوں کو اور خصوصیت سے مسلمانوں کو مخاطب ہے۔ وَاستَعِينُوا بِالصَّبرِ وَالصَّلوٰة کے دو معانی ہیں جو بیک وقت اطلاق پاتے ہیں۔ ایک تو یہ مطلب ہے کہ صبر کی دعا مانگو اور نماز کی دعا مانگو اور دوسرا معنی یہ ہے کہ صبر کے ساتھ دعا مانگو اور نماز کے ساتھ دعا مانگو۔ اس سے اگلی آیت میں بتایا کہ خاشعین پر

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

## مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ اس ہفتہ کے پروگرام "ملاقات" کا مختصر خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے۔

**ہفتہ، ۱۰؍اکتوبر ۱۹۹۸ء:**

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ۴؍اپریل ۱۹۹۸ء کو ریکارڈ کی گئی ملاقات دوبارہ نشر کی گئی۔

**اتوار، ۱۱؍اکتوبر ۱۹۹۸ء:**

آج حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ ۱۰؍جولائی ۱۹۹۴ء کو ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی انگریزی بولنے والوں کے ساتھ سوال و جواب کی ملاقات کا پروگرام دوبارہ نشر کیا گیا۔

**سوموار، ۱۲؍اکتوبر ۱۹۹۸ء:**

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۶۹ دوبارہ نشر کی گئی۔

**منگل، ۱۳؍اکتوبر ۱۹۹۸ء:**

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۴۵ سورۃ الواقعہ کی آیت نمبر ۷۶ کے ترجمے سے شروع ہوئی۔ حضور انور نے فرمایا کہ فَلَآ اُقسِمُ میں لا نفی کے لئے نہیں بلکہ عربی زبان کے محاورے میں زور دینے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ مواقع النجوم میں ستاروں کے معلق ہونے کو گواہی کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور یہ ایک عظیم نشان اور بہت بڑی گواہی ہے۔ فضائل قرآن بیان کرنے کے بعد خدا تعالیٰ منکروں سے سوال کرتا ہے اَفَبِهٰذَا الحَدِيث اَنتُم مُدهِنُون۔ کیا ایسے بیان کے بارہ میں تم مداہنت کرتے ہو؟ اور تم اپنا رزق بناتے ہو اس بنا پر کہ تم جھٹلاتے ہو۔ پس کیوں نہ ہوا کہ جب جان حلقوم تک آ پہنچی اور تم عالم بے بسی میں ہر طرف نظر دوڑاتے ہو کہ کاش تم اپنے لئے کچھ کر سکتے۔ اس وقت ہم تمہارے عزیز واقارب سے زیادہ تمہارے قریب ہوتے ہیں۔ بعد کی آیات میں مُقَرَّبِين، اَصحَابُ اليَمِين اور مُكَذِّبِين الضَّآلِّين کے انجام کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔

اس کے بعد سورۃ الحدید کا آغاز اس حقیقت سے ہوا کہ جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے وہ غالب حکمت والے خدا کی تسبیح کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ گویا اس کی کائنات کا ہر ذرہ خدا کی تسبیح کر رہا ہے خواہ ہمیں اس کی سمجھ آئے یا نہ آئے۔ ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ہر ذرہ تخلیقی کمال اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس پہلو سے ہر ذرہ اس کی تسبیح کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہر عیب سے منزہ ثابت کر رہا ہے۔ سورۃ الحدید کی آیت نمبر ۵ کے ساتھ آج کی کلاس اختتام کو پہنچی۔

**بدھ، ۱۴؍اکتوبر ۱۹۹۸ء:**

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۴۶ جو سورۃ الحدید کی آیت نمبر ۶ سے شروع ہوئی ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی۔

حضور انور نے مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کی طرف سے مرسلہ ایک حوالہ پڑھ کر سنایا جس میں کیلے کے متعلق مفید معلومات تھیں اور ذکر تھا کہ کیلا ہندوستان میں کثرت سے پایا جانے والا پھل ہے۔ اور ہندوستان سے ہی تمام دنیا میں روشناس ہوا۔ امراء اور غرباء سب کا پسندیدہ پھل ہے۔ عربوں نے غالباً ساتویں صدی میں فلسطین اور مصر وغیرہ میں لے جا کر کاشت کیا۔ حضور نے فرمایا کہ فلسطین میں آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد اگایا گیا۔ عربوں میں کیلے کا تذکرہ ہندوستان سے مسافروں کے آنے کی وجہ سے ممکن ہو سکتا ہے۔ ویسے ان دنوں ہندوستان کا کیلا عرب تک لے جانا ناممکن تھا کیونکہ راستے میں گل سڑ جاتا۔ اس لئے آنحضرت ﷺ کو نہ دیکھنے اور نہ کھانے کا اتفاق ہوا۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ قرآن مجید کا اعجاز ہے۔ دشمن یہ اعتراض کرتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے قرآن مجید کو ان پھلوں کے ناموں سے بھر دیا ہے جو وہاں ملتے تھے اور ان پھلوں کا ذکر نہیں کیا جو ہمارے ملکوں میں ہوتے ہیں۔ حضور

نے فرمایا کہ اس پہلو سے کیلے کا ذکر اس اعتراض کا جواب بھی ہے کہ یہ رسول اللہ کا بنایا ہوا کلام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ علاوہ ازیں قرآن مجید نے سورۃ الواقعۃ کی آیت نمبر ۳۳ میں وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ کہہ کر مختلف قسم کے بہت سے پھلوں کا ذکر فرمایا ہے۔ سورہ الحدید کی آیت نمبر ۱۱ میں لطیف پیرائے میں انسان کو بتایا گیا ہے کہ تم خدا کی راہ میں اس لئے خرچ نہیں کرتے کہ اپنے اموال کو اپنے پچھلوں کے لئے چھوڑنا چاہتے ہو حالانکہ تمام میراث اللہ تعالیٰ کی ہے۔ ہر چیز ایک وقت میں اپنی میراث کھو دے گی لیکن اگر تم اپنی زندگی میں اپنے ہاتھوں سے خرچ کر دو گے تو ثواب ہوگا۔

حضور نے فرمایا کہ عربی میں دو لفظ اَلْغَرُوْر اور اَلْغُرُوْر ہیں۔ اَلْغَرُوْر دھوکہ دینے والے شیطان کو کہتے ہیں اور اَلْغُرُوْر دھوکہ ہوتا ہے۔

## جمعرات: ۱۵/ اکتوبر ۱۹۹۸ء:

آج MTA سٹوڈیو سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ۲۴/ جولائی ۱۹۹۶ء کو ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۷۰ دوبارہ نشر کی گئی۔

## جمعۃ المبارک، ۱۶/ اکتوبر ۱۹۹۸ء:

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ فرنچ بولنے والے زائرین کی وہ ملاقات جو ۱۲/ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو ریکارڈ کی گئی تھی براڈکاسٹ کی گئی۔ مختصر کارروائی اپنی ذمہ داری پر درج ذیل ہے:

☆...... فرانس کے ایک جریدے میں ایک استاد مسٹر عبدالوہاب نے لکھا ہے کہ اوائل اسلام میں ذمّی لوگوں کے حقوق و حفاظت کا زیادہ خیال رکھا جاتا تھا لیکن اس زمانے میں وہ تمام باتیں متروک ہو گئی ہیں۔ حضور انور کی اس بارہ میں کیا وضاحت ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ جریدے کی اتنی مختصر سی تحریر کی روشنی میں زیادہ تبصرہ نہیں کر سکتا اس لئے آپ اس لکھنے والے سے رابطہ کریں اور انہیں مبارک دیں کہ انہوں نے منصفانہ رائے کا اظہار کیا ہے اور لوگوں کو آنحضرت ﷺ کے زمانے کی روایات کو زندہ کرنے کی ترغیب دیں کہ ان کے اخلاق پر عمل کریں۔

☆...... موجودہ عالمی اقتصادی بحران کے سلسلے میں حضور انور کا کیا مشورہ ہے؟ حضور انور نے فرمایا احمدیوں کو یہ مشورہ ہے کہ سُود سے بچیں۔ نہ سُود لیں نہ بینک سُود دیں۔ اس طرح سے اللہ تعالیٰ ان کے اقتصادیات اور کاروبار میں برکت ڈالے گا۔ سودی نظام سے ایک مصنوعی جنت پیدا کر دی جاتی ہے جو بالکل عارضی ہوتی ہے اور اس کا انجام آخرکار جہنم ہے۔ لوگ قرض پر نئی کاریں، فرج اور ٹی وی خرید لیتے ہیں اور ان چیزوں کے فرسودہ ہو جانے تک ابھی ان کے قرض نہیں اترے ہوتے۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنا مستقبل بیچ چکے ہوتے ہیں۔ اور اس طرح تمام ملکی اقتصادیات تباہ ہو جاتی ہیں اور بین الاقوامی ripples پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور یہ اقتصادی ڈپریشن عظیم جنگوں پر منتج ہوتا ہے۔ قرآن مجید کا انتباہ موجود ہے کہ اگر سود جاری رکھو گے تو اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی مول لو گے۔ اس لئے مغربی اقوام کو انتباہ ہے کہ ہوشیار ہو جاؤ اور سودی نظام کو خیرباد کہہ دو۔ حضور انور نے فرمایا ہم دنیا کو بدل دینے کے لئے کچھ نہیں کر سکتے لیکن وہ احمدی جو مجھے ملتے ہیں اور میرے مشورے پر عمل کرتے ہیں خوشحال ہیں اور خوش ہیں۔ آپ نے جو چیزیں خریدنی ہیں انہیں آہستہ آہستہ نقد قیمت پر خریدیں اور مقروض خوش آئند آغاز اور بد انجام پر غریبانہ آغاز اور خوشحال انجام کو ترجیح دیں۔ حضور انور نے مزید تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ قرض پر گھروں کی خرید کے سلسلے میں میں کچھ رعایت دینے کو تیار ہوں کیونکہ اگر آپ گھر کرائے پر لیں تو یہ قرض کی قسط سے زیادہ ہوگا۔ اس لئے یہ باریک باتیں ہیں جنہیں سوچنا پڑتا ہے۔

☆...... کیا حضرت آدمؑ کا ذکر بائبل اور قرآن مجید کے علاوہ کسی اور مذہبی کتاب میں بھی ملتا ہے؟۔ حضور نے فرمایا ہر جگہ ملتا ہے لیکن مختلف شکلوں میں، آدم کے نام سے نہیں۔ مثلاً ہندو کہتے ہیں کہ کروڑوں سال پہلے زندگی کا آغاز ایک دیوتا سے ہوا۔ اسی طرح آسٹریلیا کے قدیم باشندوں میں بھی مختلف شکل میں ذکر ملتا ہے لیکن آدم کے نام سے نہیں۔

☆...... عام مشاہدہ یہ ہے کہ قیدی قید سے باہر آکر اور بھی پکے مجرم بن جاتے ہیں۔ اسلام کا اس سلسلے میں کیا رویہ ہے؟۔ حضور انور نے فرمایا کہ اصل ملکی غلط اقتصادی پالیسیوں کی وجہ سے لوگ بیکاری اور کاہلی اور سستی کا شکار ہو جاتے ہیں اور ڈرگز (Drugs) وغیرہ کے عادی ہو جاتے ہیں جو بہت قیمتی ہوتی ہیں۔ اس لئے ان اخراجات کو پورا کرنے کے لئے جرم بڑھ جاتا ہے۔

آج کل انگلستان میں قید خانوں کی حالت بہت انحطاط پذیر ہے۔ ادھر قیدی قید سے باہر نکل کر پھر جرم دہرانے کی فکر میں ہوتا ہے کہ شاید اس دفعہ نہ ہی پکڑا جاؤں اور پھر قعر مذلت میں گر جاتا ہے۔ ایسوں کا انجام آخر خودکشی یا پاگل ہو جانا ہے۔

☆...... زمین و آسمان میں جو کچھ ہے وہ خدا نے پیدا کیا ہے تو اس خالی فضا میں کیا ہے؟ حضور نے فرمایا کہ اس بات نے تو سائنس دانوں کو مبہوت کر رکھا ہے کہ نظر آنے والے اور نہ نظر آنے والے مادے سے کائنات کا ذرہ ذرہ معمور ہے اور کوئی خلا نہیں ہے۔ کروڑوں کروڑ چیزیں اس کی حکومت میں ہیں اور اس کے ہاں کروڑوں فرشتوں کی فوجیں ہیں جو انسان کے تصور سے بالا ہیں اور ہر چیز پر اس کا محافظ مقرر ہے۔

☆...... قربانی کے جانور کے انتخاب میں کیا شرائط ہیں؟

☆...... اس کے علاوہ بھی چند ایک سوالات کئے گئے۔

**(مرتبہ: امتہ المجید چوہدری)**

---

نہ گراؤ اشک بھی آنکھ سے، نہ لبوں سے نکلے کراہ بھی
جو زمینِ دل میں دبی رہی، ہوئی بارور وہی آہ بھی

مرا ہاتھ تھام لے رہبرا، مجھے منزلوں کا نہیں پتہ
ہیں بڑی کٹھن یہ مسافتیں، بڑی پیچدار ہے راہ بھی

ہیں قدم قدم نئے مرحلے، نئی الجھنیں، نئے مسئلے
مجھے چاہئے تیرا فضل بھی، ترا لطف، تیری پناہ بھی

یہ نجوم و شمس و قمر سبھی ترا آئینہ ہیں بنے ہوئے
ہیں تری ہی راہ دکھا رہے گل و برگ بھی پرِ کاہ بھی

یہ غبار سا ہے چڑھا ہوا جو افق پہ کاش چھٹے ذرا
کہ یہ تیرہ بخت بھی دیکھ لیں ترا مہر بھی ترے ماہ بھی

نہ زباں پہ شکوے ہوں نہ گلے کہ بڑھیں گے اس سے تو فاصلے
جو انا نہ بیچ سے جا سکی تو نہ ہو سکے گا نباہ بھی

جو جہاں میں آیا تھا پھول سا وہ گیا تو ماندہ تھکا ہوا
تھا بڑا نڈھال وجود بھی بڑی مضمحل تھی نگاہ بھی

یہ نہیں کہ اب وہ وفا نہیں، نہیں ایسا کچھ تو ہوا نہیں
مگر ہے بجا تیرے ساتھ ہی رہی دِل میں دنیا کی چاہ بھی

مرے چارہ گر ذرا جلد آ مرا دل ہے پھوڑا بنا ہوا
مرے درد کا بھی علاج کر مرے حوصلے کو سراہ بھی

انہیں زندگی کی نوید دے جنہیں مار ڈالا ہے ہجر نے
دلِ ریزہ ریزہ لئے ہوئے جو پڑے ہیں چشم براہ بھی

مری روح تُو۔ مری جان تُو۔ مری آس تُو۔ مرا مان تُو
مرا ذوق بھی مرا شوق بھی مری آرزو مری چاہ بھی

مری فرد جرم جو لکھ رہے ہیں فرشتے ان سے یہ عرض ہے
مری حسرتیں بھی شمار ہوں جو گنے ہیں میرے گناہ بھی

(صاحبزادی امتہ القدوس بیگم)

---


عصر حاضر میں دہریت کا سر کچلنے اور توحید باری وحقّیت فرقان مجید اور
صداقت اسلام کے اثبات کے لئے
سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی
**نہایت بلند پایہ علمی و تحقیقی تصنیف**
**Revelation, Rationality, Knowledge & Truth**
خدا تعالیٰ کے فضل سے طبع ہو کر دستیاب ہے۔
یہ کتاب اسلام کے حق میں عالمگیر انقلاب پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرنے والی ہے۔
اس کی بکثرت اشاعت میں بھرپور حصہ لیجئے۔
خود بھی خریدئے اور اہل علم دوستوں کو بھی پیش کیجئے۔


---

آپ کے ملک میں ایسے ہونہار احمدی طلباء و طالبات یا ایسے احمدی مرد و خواتین جو علم کے میدان میں، کھیل کے میدان میں یا خدمت انسانیت کے مختلف میدانوں میں ملکی یا بین الاقوامی سطح پر نمایاں کامیابی حاصل کر کے شہرت پا چکے ہیں ان کے تعارف اور انٹرویوز پر مشتمل مضامین ہمیں بھجوائیں۔ (ادارہ)

# اللہ کا گھر بنانے میں پورے خلوص سے حصہ لیں

**اس سال میرا مسجدوں پر زور ہے اور میں مختلف جماعتوں کو یہی نصیحت کر رہا ہوں کہ خدا کے گھر کی طرف توجہ دو**

جماعت احمدیہ بیلجئم کے چھٹے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۳/مئی ۱۹۹۸ء کو بیت السلام برسلز میں سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا

## اختتامی خطاب

(خطاب کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

سب سے پہلے میں آپ سب کو اس کامیاب جلسے کی مبارکباد پیش کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر پہلو سے اپنے حسن و خوبی میں گزشتہ سال کے جلسے سے بہتر رہا ہے۔ جو کوائف میرے سامنے ہیں ان میں گزشتہ سال کے کوائف کا موجودہ سال سے موازنہ کیا جائے تو یوں بنتا ہے کہ گزشتہ سال جلسے کی مدت دو دن تھی اور کُل تجنید ان لوگوں کی جو اس جلسہ میں حاضر ہوئے وہ ۲۷۹ تھی۔ اس کے بالمقابل اِس جلسہ کی مدت تین دن رہی ہے اور کُل تجنید احباب بلجیئم کی ۴۸۹ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو سو کے قریب اس میں اضافہ ہوا ہے۔ جو ایک سال کے اضافے کے لحاظ سے ایک اہم اضافہ ہے۔ اور جہاں تک مہمانوں کا تعلق ہے گزشتہ سال کی تجنید میں مہمانوں کا الگ ذکر نہیں ملتا۔ اس لئے خیال ہے کہ مہمانوں کو بھی بیچ میں شامل کر لیا گیا تھا۔ اس پہلو سے جو مقامی بلجیئم کے احمدیوں کی تعداد ہے وہ تقریباً دگنی ہو جائے گی۔ اس دفعہ ۶۹ مہمان جرمنی، ہالینڈ اور لکسمبرگ سے تشریف لائے ہیں۔ گویا کل تعداد حاضرین جلسہ کی ۵۵۸ ہے۔

اس ذکر کے ساتھ آپ کو بلجیئم ملک کے لئے ایک دعا کی تحریک کرتا ہوں۔ بلجیئم کی حکومت اور افسران جو مہاجرین کے معاملے سے تعلق رکھتے ہیں وہ ہمیشہ سے جماعت احمدیہ کے لئے ایک نرم گوشہ رکھتے ہیں اور جماعت کے متعلق حسن ظن رکھتے ہیں۔ اس حسن ظن کو قائم رکھنا آپ کا کام ہے۔ اور ان سب افسران کے لئے جو جانتے ہوئے بھی کہ آپ جرمنی سے ہو کر یہاں پہنچے ہیں جبکہ یورپ کا قانون اس بات کو قبول نہیں کرتا کہ ایک ملک میں آئیں، ٹھہریں، وہاں سے رد ہو جائیں اور پھر دوسرے ملک میں ہجرت کر جائیں، اس علم کے باوجود بلجیئم کے لوگ آپ کو پناہ دیتے ہیں، بلجیئم کے افسران آپ کو پناہ دیتے ہیں اور یہ ان کا بہت بڑا احسان ہے۔ پس ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ کیا احسان کا بدلہ احسان کے سوا بھی کچھ ہو سکتا ہے۔ دو طرح سے آپ نے ان کے احسان کا بدلہ اتارنا ہے۔ ایک اس طرح کہ اہل بلجیئم، جو بلجیئم کے باشندے ہیں، ان کے ساتھ انتہائی حسن سلوک کریں اور کسی قسم کی ایسی شکایت ان کے دل میں پیدا نہ ہو کہ فلاں احمدی کی وجہ سے ہمیں مالی نقصان پہنچا۔ فلاں احمدی کی وجہ سے ہماری عزت کو نقصان پہنچا۔ اس بات کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہونا چاہئے۔ سو فیصد بلجیئن یہ گواہی دے سکیں کہ ہمارے احمدی ہمسائے ملنے جلنے والے ہم سے ہمیشہ حسن سلوک کرتے ہیں اور ہم خوش ہیں۔ دوسرا حکومت بلجیئم کے لئے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کے مسائل حل فرمائے اور ان کو بحیثیت ملک کے ترقیات عطا فرمائے اور ان کی ترقیات سے جماعت بلجیئم کی ترقیات بھی خود بخود وابستہ ہیں۔

ایک خاص بات جو اس تعلق میں میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جرمنی سے آنے والے ہوں یا کسی اور ملک سے، ان کو بار بار میں نصیحت کر چکا ہوں کہ خدا کے واسطے جھوٹ نہ بولیں۔ **اگر آپ نے اپنی پناہ کی خاطر جھوٹ بولا تو اللہ تعالیٰ آپ کے ہاتھ سے جاتا رہے گا اور یہ پناہ ایک شیطانی پناہ بن جائے گی، ایک دینی اور روحانی پناہ نہیں رہے گی۔** اتنی دفعہ نصیحت کی ہے کہ میں اسے گن بھی نہیں سکتا لیکن بہت سے لوگ ہیں جو اپنی خود غرضی میں یہ سمجھتے ہوئے کہ اگر سچ بولا تو سچ ہمارے خلاف جائے گا اور جھوٹ کام آئے گا، تو جھوٹ کے خدا کی پرستش شروع کر دیتے ہیں۔ کہنے کو تو ایک اللہ کی عبادت کرتے ہیں لیکن جب اللہ کا مقابلہ آپ کے نفسی مفادات سے ہو تو اس اللہ کو ترک کر دیتے ہیں اور اپنے نفسی مفادات کو جو جھوٹے ہیں ان کو اختیار کر لیتے ہیں۔ جو شخص بھی ایسا کرتا ہے وہ اللہ کے حضور جواب دہ ہوگا اور اس کی یہاں پناہ کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ اس لئے یاد رکھیں کہ مقابلہ خدا اور شیطان یعنی جھوٹ کے درمیان ہے۔ ہرگز پروا نہ کریں کہ سچ کے نتیجے میں آپ کو اس ملک سے نکالا جاتا ہے۔ خدا ہر جگہ کا خدا ہے، ساری کائنات اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ ہجرت میں برکت رکھتا ہے تو وہی خدا رکھتا ہے۔ اس کے سوا آپ کو کوئی دینے والا نہیں۔ اس لئے ہرگز اس بات کا خیال دل میں نہ لائیں کہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر آپ کسی ملک میں پناہ لے سکتے ہیں۔ **اللہ کی پناہ اٹھ گئی تو سب پناہیں اٹھ جاتی ہیں۔** اس کی پناہ اٹھ جائے تو کوئی پناہ باقی نہیں رہتی۔

اور یہ ایک مزید بات ہے جو میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ یہاں کے لوگ سچ کو بہت پسند کرتے ہیں۔ ایک معاملے میں جو آج بھی وہ دوست مجھے ملنے کے لئے تشریف لائے تھے، ان کو میں نے نصیحت کی تھی کہ کسی قیمت پر آپ نے جھوٹ نہیں بولنا۔ کتنی دیر جرمنی رہے ہیں، کیا آپ کے ساتھ سلوک ہوا، سارا کھل کر ان کو بتا دیں۔ انہوں نے پہلی مجلس میں ہی اپنے افسران کو بتایا کہ تمہارا قانون مجھے نکالے یا نہ نکالے اس سے غرض نہیں۔ مگر میں اللہ کے قانون کی پیروی کروں گا اور اللہ نے مجھے سچائی پر قائم فرمایا ہے۔ اس لئے میں سچ سچ بتاتا ہوں کہ میں اس طرح جرمنی آیا، اتنے سال وہاں رہا۔ آخر وہاں سے نکالا گیا اور آپ کے ملک میں پناہ ڈھونڈنے آیا ہوں۔ اس سچائی کا اتنا گہرا اثر انٹرویو لینے والوں کے دل پر پڑا کہ انہوں نے ان سے وعدہ کیا کہ یاد رکھو کہ ہم کبھی بھی تمہیں اس ملک سے نہیں نکالیں گے کیونکہ یہ بھی خدا کا ملک ہے اور ہمارے دل میں سچائی کی اتنی قیمت ہے کہ ہم اتنا متاثر ہوئے ہیں تمہارے بیان سے کہ ہماری شرافت ہمیں اجازت نہیں دے گی کہ ہم ایسے سچے انسان کو اپنے ملک سے باہر نکال دیں۔ خواہ تین سال لگ جائیں، خواہ چار سال لگ جائیں تم امن سے بیٹھے رہو۔ جو کچھ بھی ہوگا آخری فیصلہ یہی ہے کہ تمہیں لازماً یہاں پناہ ملے گی اور تمہیں ملک سے باہر نہیں نکالا جائے گا۔

اب یہ واقعہ میں اس لئے تو نہیں بیان کر رہا کہ آپ بھی اس امید پر بلکہ اس یقین پر کہ سچ بولیں گے تو ضرور یہیں ٹھہرائے جائیں گے آپ سچ بولیں۔ ایسے سچ کی بھی کوئی قیمت نہیں۔ ایسا سچ بھی جھوٹ ہو جاتا ہے۔ سچ بولیں اگرچہ آپ کو یقین ہو کہ سچائی کے نتیجے میں آپ کو سزا بھگتنی پڑے گی۔ وہ سچ اللہ کی خاطر سچ ہے۔ جب ایسا سچ بولیں گے تو یہاں بھی یا اور جہاں بھی خدا کی تقدیر آپ کو لے جائے گی خدا کے فضلوں کا سایہ آپ کے ساتھ ساتھ رہے گا۔ حضرت موسیٰؑ کے ذکر میں آپ نے یہ واقعہ پڑھا یا سنا ہوگا کہ حضرت موسیٰؑ ہجرت کے دوران جہاں جہاں جاتے تھے سخت تپتی دھوپ میں، کڑکتی ہوئی دھوپ میں ایک بادلوں کا سایہ آپ کے سر پر ساتھ ساتھ چلتا تھا۔ پس وہی خدا آپ کا خدا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر آپ کا ہے کیونکہ جس کے آپ غلام ہیں وہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ اگر موسیٰؑ کے خدا کا فضل اس کے سر پر سائبان کی طرح ساتھ ساتھ چلتا تھا تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے خدا کا فضل کسی قیمت پر آپ کو نہیں چھوڑے گا۔ اگر آپ اس کے ہو جائیں اور اس پر توکل کریں تو پہلا پیغام میرا جماعت بلجیئم کو یہی ہے کہ آپ میں سے اکثر جو مجھے آج ملاقات کے دوران نظر آئے ہیں وہ باہر سے آنے والے، پناہ ڈھونڈنے والے ہیں جن میں ایک بڑی تعداد جرمنی سے آئی ہے۔ انہوں نے پہلے جھوٹ بولا بھی تھا تو اب توبہ کریں اور اپنے وکیلوں کو لکھ کر دیں کہ تم بے شک ہمیں نکال دو ہم اعتراف کرتے ہیں کہ ہم نے جھوٹ بولا تھا اور ہمارا اللہ جھوٹ سے راضی نہیں ہے۔ اس کے بعد چاہے سو (۱۰۰) کو باہر نکلنا پڑے یا دو سو (۲۰۰) کو باہر نکلنا پڑے جہاں بھی آپ جائیں گے وہ خدا آپ کے ساتھ ساتھ جائے گا اور اس کے فضل کا سایہ آپ کو کبھی نہیں چھوڑے گا۔ یہ سچی احمدیت ہے۔ اس احمدیت کو چھوڑ کر آپ جہاں بھی جائیں گے آپ کا مجھ سے یا احمدیت سے کوئی بھی تعلق نہیں۔

پس اس نصیحت کے ساتھ میں ایک اور نصیحت بھی آپ کو کرنا چاہتا ہوں جس کا جماعت احمدیہ بلجیئم میں ایک مسجد بنانے سے تعلق ہے۔ آپ نے دیکھ لیا ہے جو ہمارا یہ حال ہے اونچی نیچی زمین میں جس طرح بھی ہو گزارا کرتے ہیں۔ ان سائبانوں کے نیچے نمازیں ادا کر رہے ہیں اور یہ بھی چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ اس لئے آپ کے لئے ضروری ہے کہ **اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس پر توکل کرتے ہوئے یہ عہد کریں کہ ہم بلجیئم میں ایک عظیم الشان مسجد بنائیں گے** جو عظیم الشان اس پہلو سے ہوگی کہ جتنے احمدی ہیں ان کو سمیٹ سکتی ہے۔ مردوں اور عورتوں کو بھی اور اس کے علاوہ جو اللہ سے آپ کو توقعات ہیں کہ آپ پھیلیں گے اور بڑھیں گے تو بڑھتی ہوئی توقعات کو بھی وہ مسجد آئندہ چند سال، کم سے کم چند سال پوری کرنے والی ہو۔ اب اس سال **میرا مسجدوں پر زور ہے اور میں مختلف جماعتوں کو یہی نصیحت کر رہا ہوں کہ خدا کے گھر کی طرف توجہ کرو۔** وہ خدا جس کا ذکر ان آیات میں ملتا ہے جو بکہ میں جو پہلا گھر بنایا گیا اس کا خدا ہے۔ اس خدا نے اس گھر کی برکت سے ساری دنیا مساجد سے بھر دی۔

یاد رکھیں مسجد کی تعمیر اللہ کی رضا کی خاطر ہو جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ و حضرت اسمٰعیلؑ نے تعمیر کی تھی۔ **اگر خالصتاً خدا ہی کی طرف جھکتے ہوئے اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے اللہ کا گھر تعمیر کیا جائے تو اللہ اس کو بہت برکت دیتا ہے اور ان لوگوں کی اولاد کو، ان نسلوں کو برکت دیتا ہے جو نیک نیت سے خدا کی طرف جھکتے ہوئے اس کا گھر تعمیر کریں۔** پس اس لئے جماعتوں کے پھیلنے کا نسخہ یہ ہے۔ یہ راز ہے جو مجھے مل چکا ہے، جس کو میں آپ سب کے سامنے کھولتا ہوں اور بار بار بیان کرتا ہوں کہ اللہ کا گھر بنانے میں پورے خلوص سے حصہ لیں۔ اور یہ خلوص نامنظور نہیں ہوگا۔ جماعت کو بہت برکت ملے گی۔ کثرت سے لوگ جماعت میں داخل ہونگے۔ یہاں تک کہ ایک گھر کے بعد آپ کو دوسرا گھر بنانا پڑے گا۔ پس آج جماعت بلجیئم کی بھی اہم ترین ضرورت ہے کہ یہاں ایک عظیم الشان مسجد بنائی جائے۔ یہ میں نہیں جانتا کہ یہاں کی کونسل اسی علاقے میں آپ کو بہت وسیع مسجد بنانے کی اجازت دیتی ہے کہ نہیں۔ میرے خیال میں تو یہ مشکل ہے اس لئے کہ پارکنگ کا مسئلہ بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ یہاں اگر آپ نے مثلاً دو ہزار عبادت کرنے والوں کے لئے مسجد بنائی، ہزار نیچے اور ہزار خواتین اوپر۔ یا نیچے خواتین اور اوپر مرد جس طرح بھی مناسب تقسیم ہو یہ آپ لوگوں کا فیصلہ ہے لیکن اگر سردست دو ہزار کی گنجائش کی مسجد بنانا چاہیں تو دو ہزار آنے والے موٹریں بھی لے کر آئیں گے، بسیں بھی لے کر آئیں گے اور اس چھوٹی سی جگہ میں میرا نہیں خیال کہ کونسل آپ کو بغیر پارکنگ کی سہولت کے یہ اجازت دے دے۔ اس لئے بارہا میں نے گزارش کی ہے کہ ساتھ کا پلاٹ جو صبح سیر میں بھی میں نے دیکھا ہے ابھی بھی کھلا پڑا ہوا ہے۔ کوشش کریں کہ وہ ساتھ کا پلاٹ آپ کو مل جائے تو سب سے اچھا ہے اور اس پلاٹ کے اندر ایسی عظیم الشان مسجد بنائیں کہ سارے بلجیئم کے احمدی دور دور سے خود آئیں، اپنے دوستوں کو لے کر آئیں اور اس مسجد میں کھلی گنجائش ہو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آپ کو

بہت برکت ملے گی۔ مسجد میں مستقل ایسے دروس جاری کئے جاسکتے ہیں، آپ کی تربیت کے مختلف سامان مہیا کئے جاسکتے ہیں۔ مسجد کے ساتھ ایسے دفاتر تعمیر ہوسکتے ہیں جہاں آپ کی روزمرہ کی ضرورتیں پوری ہوں۔ تو دوسرا پیغام میرا آپ کو یہ ہے کہ مسجد کی طرف توجہ دیں۔

تیسرا پیغام یہ ہے کہ اتنی بڑی مسجد کی تعمیر ہو اور مالی قربانی میں آپ پیچھے ہوں یہ ہو نہیں سکتا۔ مالی قربانی میں بہت سے لوگ بہانہ بنا کر اپنی آمد کم ظاہر کرتے ہیں اور اس طرح باقاعدہ چندہ دہند بھی شمار ہو جاتے ہیں اور عملاً جتنا چندہ خدا کے نزدیک ان کو دینا چاہئے وہ نہیں بھی دیتے۔ اس طریق سے وہ خواہ مخواہ ان لوگوں میں شامل ہو جاتے ہیں جو اللہ کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کے بندوں کو بھی دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کو تو آپ کبھی دھوکہ نہیں دے سکتے اور اس کے بندوں کو جو خدا تعالیٰ کے نور سے دیکھتے ہیں زیادہ عرصہ دھوکہ نہیں دے سکتے۔ اصل میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَایَخۡدَعُوۡنَ اِلاَّ اَنۡفُسَهُمۡ۔ حقیقت حال یہی ہے کہ آخری تجزیہ میں وہ اپنے نفس کے سوا کسی کو بھی دھوکہ نہیں دیتے یہ بالکل حقیقت ہے۔ کبھی بھی میں نے اس حقیقت میں کوئی تبدیلی نہیں دیکھی کہ جو لوگ خدا کا حق کھاتے ہیں، اس خدا کا حق کھاتے ہیں جس نے انہیں عطا فرمایا ان کے اموال میں برکت ہی نہیں ہوتی، ان کی جانوں میں برکت نہیں رہتی، ان کی اولادوں میں برکت نہیں رہتی اور طرح طرح کی مشکلات کا شکار رہتے ہیں۔ اور نہیں جانتے کہ کیوں ان کے ساتھ یہ سلوک ہو رہا ہے۔

قرآن کریم کی یہ آیت ایک محکم آیت ہے وَمَا یَخۡدَعُوۡنَ اِلاَّ اَنۡفُسَهُمۡ۔ ایسے لوگ اپنے نفوس کے سوا کسی اور کو دھوکہ نہیں دیتے۔ خود گھاٹا کھا رہے ہیں اور پتہ ہی نہیں کہ ہم گھاٹا کھا رہے ہیں۔ خود نقصان اٹھا رہے ہیں اور جانتے نہیں کہ کیوں نقصان اٹھا رہے ہیں۔ اس لئے آپ کے نفس کا فائدہ اسی میں ہے، آپ کی ذات کا فائدہ تقاضا کر رہا ہے کہ اللہ کے حضور سچے طریق پر گردن جھکائیں اور خدا کی خاطر جو کچھ اس نے آپ کو عطا فرمایا ہے اسی میں سے کچھ دیں۔ اتنا دیں جتنا وہ آپ سے چاہتا ہے اور جب سچے دل سے آپ یہ قربانی شروع کریں گے تو یہ قربانی ضرور بڑھتی ہے۔ اگر اس دور میں آپ داخل ہو جائیں یعنی سچائی کی قربانی کے دور میں داخل ہو جائیں تو پھر آپ کو مسجد بنانے کی توفیق ملے گی، ضرور ملے گی۔ لیکن اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ کو کبھی بھی مسجد بنانے کی توفیق نہیں مل سکتی۔

پس میری یہ تحریک کہ مسجد بنائیں، مالی قربانی اس کے ساتھ مشروط ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دل کھولے اور دل کے بخل سے آپ کو نجات بخشے۔ اگر دل کے بخل سے خدا نجات بخشے تو آنحضرت ﷺ کے نزدیک سچی غنا یہی ہے۔ اصل امیری تو دل کی امیری ہوتی ہے۔ اگر خدا کی خاطر آپ کنجوسیوں سے باز آجائیں وہ روپیہ اِدھر اُدھر ضائع کرنے اور اپنے نقصان میں ضائع کرنے اور اپنی اولاد کو خراب کرنے میں خرچ نہ کریں بلکہ پاک خرچ کریں، اللہ کے حضور پیش کریں تو اس کے نتیجے میں جماعت بلجیئم میں بہت بڑی ترقیات ہونگی، جلد جلد پھیلے گی اور وہ مسجد بنانے کی توفیق ملے گی جو آئندہ آنے والی مساجد کے لئے بھی بنیاد ثابت ہوگی۔ آغاز ہو جائے گی مساجد کا۔ ایک مسجد نہیں بہت سی مسجدوں کی توفیق ملے گی۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ آپ اس نصیحت کو بھی پلے باندھ لیں گے۔

یہ تین بنیادی باتیں تھیں جو مجھے آپ سے عرض کرنی تھیں۔ لمبی تقریروں کا تو اب وقت نہیں ہے۔ ہر خطبے میں میں آپ سے مخاطب ہوتا ہوں اور اسی قسم کی باتیں کرتا ہوں جو آج کر رہا ہوں۔

آخری بات پھر یہی ہے کہ براہ راست مجھ سے سنا کریں۔ وہ لوگ جن کو خدا نے توفیق بخشی ہے ان کو چاہئے کہ انٹینا لگائیں اور براہ راست خطبہ جہاں سے بھی ہو رہا ہو اس کو سنیں۔ اس سے ان کے دلوں میں بہت پاک تبدیلیاں پیدا ہونگی۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اگرچہ بہت سے علماء بہت اچھی اچھی دل لبھانے والی اثر انگیز تقریریں کرتے ہیں مگر جماعت احمدیہ کے کان میری باتیں سننے کے عادی ہو گئے ہیں اور جس طرح وہ میری باتوں پر لبیک کہتے ہیں کسی اور عالم کی بات پر لبیک نہیں کہتے۔ اس لئے میں آپ کو نصیحت کر رہا ہوں۔ یہ نہیں کہ میں اپنی باتوں کو اہم سمجھتا ہوں اس لئے کہ آپ ان باتوں کو اہم سمجھتے ہیں۔ اس لئے آپ براہ راست ان باتوں کو سن کے دیکھیں آپ کے اندر تبدیلیاں ہونگی۔ ہم نے تجربہ کر کے دیکھا ہے۔ بڑی کثرت سے انگلستان میں ایسے خاندان تھے جو سمجھتے تھے کہ خطبہ ہم تک پہنچ ہی جاتا ہے، سن ہی لیتے ہیں کیا کہہ رہے ہیں، مربی صاحب اس کا خلاصہ پیش کر دیا کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے تھے کہ یہی کافی ہے لیکن جب ان کے گھروں میں انٹینے لگے اور انہوں نے براہ راست سننا شروع کیا تو وہ بالکل بدل گئے۔ کثرت کے ساتھ ان لوگوں نے مجھے لکھا کہ ہمیں تو یوں لگتا ہے کہ جیسے اب ہم احمدی ہوئے ہیں۔ یہی حال امریکہ میں بسنے والے، کینیڈا میں بسنے والے اور دیگر ممالک میں بسنے والوں کا حال ہے۔ وہ اس سے پہلے کچھ اور سمجھا کرتے تھے۔ مگر جس طرح محنت کے ساتھ میں آپ کی تربیت کر رہا ہوں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن اور حدیث کے علوم آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات میں سے چُن چُن کر آپ کے سامنے رکھتا ہوں، یہ میرا ہی کام ہے۔ مجھے ہی اللہ یہ توفیق بخش رہا ہے کیونکہ مجھے اس نے جماعت احمدیہ کا سربراہ بنایا ہے۔ اسی کا کام ہے میں خود تو کچھ نہیں کر سکتا۔ وہی ہے جس نے میری آواز میں یہ برکت رکھ دی ہے کہ آپ سننا چاہتے ہیں اور اسے قبول کرتے ہیں۔ پس یہ تجربہ بھی کریں۔

اگر آپ کے ہاں براہ راست خطبات سننے کا سلسلہ جاری ہو جائے اور جماعت احمدیہ اپنے انتظام کے تحت جس طرح بعض دیگر جماعتوں نے کیا ہے گھر گھر کا جائزہ لے لیں اور دیکھیں کہ ہر احمدی جوان مرد، بوڑھا مرد، عورتیں اور بچے سب کے سب کم سے کم ہفتے میں ایک دفعہ MTA سے فائدہ اٹھائیں۔ سارا ہفتہ میں نہیں کہتا، ایک دفعہ اٹھائیں گے تو سارے ہفتے کا چسکا خود بخود لگ جائے گا۔ لیکن یہ بات مان لیں کہ ایک دفعہ خطبہ خود دیکھیں اور سنیں۔ اس کے نتیجے میں میں امید رکھتا ہوں کہ میری پہلی اپیل کو بہت برکت ملے گی۔ اگر آپ یہ کام کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو عظیم الشان مسجد ہی نہیں، مساجد بنانے کی توفیق ملے گی۔ اور جماعت احمدیہ بلجیئم دن اور رات، صبح اور شام مسلسل تیزی سے ترقی کرتی چلی جائے گی۔ اللہ آپ کے حق میں میری یہ امنگیں پوری فرمائے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آئندہ جب بھی میں حاضر ہونگا جماعت بلجیئم کو اس سے بہتر خوبیوں سے آراستہ پاؤں گا، حسن سے مزین پاؤں گا۔

آیئے اب دعا میں شامل ہو جائیں خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

☆......☆......☆

## حقیقی نجات دہندہ آنحضرت ﷺ ہیں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

حقیقی منجی ہمیشہ اور قیامت تک نجات کا پھل کھانے والا وہ ہے جو زمین حجاز میں پیدا ہوا تھا اور تمام دنیا اور تمام زمانوں کے لئے آیا تھا اور اب بھی آیا مگر بروز کے طور پر۔ خدا اس کی برکتوں سے تمام زمین کو متمتع کرے آمین۔

(دافع البلاء صفحہ ۲۱)

☆......☆......☆

نجات کے واسطے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بار بار فرمایا ہے جو ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اول سچے دل سے اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک سمجھے اور آنحضرت ﷺ کو سچا نبی یقین کرے۔ اور قرآن شریف کو کتاب اللہ سمجھے کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ قیامت تک اب اور کوئی کتاب یا شریعت نہ آئے گی یعنی قرآن شریف کے بعد اب کسی کتاب یا شریعت کی ضرورت نہیں ہے"۔

(الحکم ۱۰/جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۲)

☆......☆......☆

"ایسا شخص کہ جو یہ خیال کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص خدا کو وحدہ لاشریک جانتا ہو اور آنحضرت ﷺ کو نہ مانتا ہو وہ نجات پائے گا، یقیناً سمجھو کہ اس کا دل مجذوم ہے اور وہ اندھا ہے اور اس کو توحید کی کچھ بھی خبر نہیں کہ کیا چیز ہے اور ایسی توحید کے اقرار میں شیطان اس سے بہتر ہے"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۹)

☆......☆......☆

"نجات بغیر نبی کریمؐ پر ایمان لانے اور اس کی ہدایت نماز وغیرہ کے بجالانے کے نہیں مل سکتی اور جھوٹے ہیں وہ لوگ جو نبی کریمؐ کا دامن چھوڑ کر محض خشک توحید سے نجات ڈھونڈتے ہیں"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۴)


# Malik Food

نئی دوکان کی خوشی میں ۳۰ نومبر ۱۹۹۸ء تک

سیل سیل سیل

Malik Food پیش کرتے ہیں

جرمن بکرے کا تازہ حلال گوشت ——— ۱۰ مارک فی کلو

کرنل باسمتی چاول ——— ۳۶ مارک (فی دس کلو)

P.G.Tips چائے (275 bags) ——— ۱۴ مارک فی پیکٹ

تازہ فروٹ، سبزیاں اور پاکستانی سبزیاں

گروسری کا سامان تھوک ریٹ پر حاصل کریں

نوٹ: شادی بیاہ اور دیگر تقریبات پر سروس کے برتن اور کھانا پکانے کے لئے جگہ مفت حاصل کریں

پارکنگ موجود ہے

**Malik Food**

**Eckenheimer Ldstr. 300**

**Frankfurt**

**Tel: (069) 543628** **Fax: (069) 543628**

## خطبہ جمعہ

# جو اللہ اور رسول کی امانت کا حق ادا نہیں کرتے وہ آپس میں بھی ایک دوسرے کی امانت کا کبھی حق ادا نہیں کر سکتے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۱ر ستمبر ۱۹۹۸ء بمطابق ۱۱ر تبوک ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ. وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ. وَاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾۔ (سورۃ الانفال آیات ۲۸، ۲۹)

ان آیات کا تعلق بھی امانت سے ہے اور امانت ہی کے موضوع پر میں گزشتہ دو تین خطبات دے چکا ہوں اور اس دفعہ بھی انشاء اللہ اسی مضمون کو جاری رکھوں گا۔ اگر یہ وقت سے پہلے ختم ہو گیا تو پھر انشاء اللہ دوسرا مضمون شروع ہوگا۔ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ اور رسول کی خیانت نہ کرو وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اس حالت میں کہ تم جانتے ہو کہ کیا کر رہے ہو۔ یہ ترجمہ میں نے تفسیر صغیر سے پڑھا ہے اور اب میں اس کے متعلق عمومی گفتگو کرنے لگا ہوں کہ اس آیت میں کیا کیا معنے مراد ہو سکتے ہیں۔

ایک معنٰی تو یہ ہے کہ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ یعنی عمومی خطاب ہے کہ اللہ اور رسول کی خیانت نہ کرو۔ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ کا ایک مطلب یہ ہے تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ تم اپنی آپس کی امانتوں میں بھی خیانت کرو گے۔ وَتَخُوْنُوْٓا، واوٴ حالیہ بن جاتی ہے اس حال میں، گویا اس کا یہ نتیجہ نکلے گا کہ تَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ کہ تم اپنی امانتوں کی بھی خیانت کر رہے ہو اور یہ دونوں مضمون آپس میں گہرے طور پر متعلق ہیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اللہ اور رسول کی خیانت کی جائے اور اپنی امانتوں کی خیانت نہ کی جائے۔ جو اللہ اور رسول کی خیانت کرتا ہے اس کے لئے ممکن کیسے ہے کہ وہ آپس میں اپنی امانتوں میں دیانتداری سے کام لے رہا ہو۔

پس ساری سوسائٹی کو اس اصول کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ بات اللہ اور رسول کی امانت سے شروع ہو گی۔ جو اللہ اور رسول کی امانت کا حق ادا نہیں کرتے وہ آپس میں بھی ایک دوسرے کی امانت کا کبھی حق ادا نہیں کر سکتے۔ اور ان لوگوں کی یہ پہچان بڑی آسان ہے۔ اپنے معاشرے میں وہ لوگ جو کہتے ہیں ہم بہت امین ہیں، ہم ہرگز خیانت سے کام نہیں لیتے، ہم وعدوں کے پکے ہیں، ہم سے معاملہ کرو۔ اگر وہ یہ کہتے ہوں اور اللہ اور رسول کی خیانت کرتے ہوں اس سے کیا مراد ہے۔ ایک نماز باقاعدہ نہ پڑھتے ہوں اور قرآن کریم نے جو تعلیمات دی ہیں ان پر کوئی عمل نہ ہو تو ایسا شخص جو نمازوں کے قریب نہ جائے اور خدا کی راہ میں مالی قربانی نہ کر سکتا ہو جو صدقہ و خیرات میں امانت کا حق ادا نہ کر رہا ہو کہ جس نے اسے دیا اس کی راہ میں اسے واپس لوٹا دے تو یہ لوگ پہچانے جا سکتے ہیں۔ بہت ہی ایسا دھوکہ دیتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے ان عقل والوں پر کہ ان کا دھوکہ کھا جاتے ہیں۔

جو اللہ اور رسول کی امانت کا حق ادا نہیں کرتے وہ سوسائٹی میں بالکل ظاہر و باہر ہیں۔ ناممکن ہے کہ وہ اپنے چہرے چھپا سکیں۔ جب ان سے معاملہ کرتے ہو تو پھر لازماً خائن سے معاملہ کرتے ہو۔ جو اللہ اور رسول کی امانت کا حق ادا نہیں کر رہا وہ آپس میں ایک دوسرے کی امانت کا حق کیسے ادا کر سکتا ہے۔ اور ہمیشہ جماعت کے وہ دوست جو سادہ ہیں، یعنی حماقت کی حد تک سادہ، وہ ایسے لوگوں کے ڈسے ہوئے ہوتے ہیں۔ بعد میں شکایتیں بھیجتے رہتے ہیں کہ ہمیں فلاں نے مار دیا۔ بہت پکا وعدہ کیا تھا کہ میں بہت امین ہوں تمہاری امانت کا خیال رکھوں گا لیکن ہم اس دھوکے میں آ گئے۔

اس مضمون میں ایک اور بات بھی ہے جو میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں اب پھر اس کو دہرانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ایسے لوگ جب سودا کرتے ہیں تو وہ خود بھی خائن ہوتے ہیں۔ یہ خیال بالکل جھوٹ ہے کہ وہ خود تو بڑے دیانتدار ہیں مگر خائن کے دھوکے میں آ گئے۔ اگر دیانتدار ہوتے تو ایسے شخص سے سودا کرتے ہی نہ۔ ان کے اپنے مفادات وابستہ ہوتے ہیں اس سودے سے جو ناجائز ہوتا ہے۔ مثلاً ایسی شرطوں پر ایسے خائن لوگ رقمیں مہیا کرتے ہیں یا کرنے کا وعدہ کرتے ہیں کہ اس کے ساتھ دراصل سودی شرائط ہوتی ہیں اور دئے ہوئے پیسے کے بدلے بہت پیسے کی توقع رکھتے ہیں۔ تو بعد میں جب وہ شکوہ کرتے ہیں تو بھول جاتے ہیں کہ خود بھی خائن ہی تھے۔ اگر وہ خائن نہ ہوتے تو خائنوں سے سودے کرتے ہی نہ اور وہ شخص جو خائن نہ ہو وہ پوری احتیاط کیا کرتا ہے۔ وہ ایسے لوگوں سے سودا کرتا ہے جو اللہ اور رسول کی امانت ادا کرنے والے ہوں اور پھر اگر ان کے سوا کسی سے سودا کرنا پڑے تو وہ ان سے پورے کاروباری تحفظات حاصل کرتا ہے۔ پھر کسی شکایت کا سوال نہیں پھر دنیا کی عدالتیں اس کو آپ پکڑیں گی اگر تحفظات کا خیال رکھا جائے۔

تو اس پہلو پر غور کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ جماعت میں سے ایسے خائنوں کو علیحدہ کرنا ممکن ہے اور واضح ہے۔ یعنی وہ جو خیانت کے نام پر سودا کرتے ہیں یا خائن سے سودا کرتے ہیں دونوں ہی خائن ہیں۔ جب ان کی شرائط دیکھی جائیں تو صاف پتہ چل جاتا ہے کہ سودا کرنے والا بھی خائن ہے۔ چنانچہ میں نے بارہا تجربہ کیا ہے۔ ایک شخص نے یہ شکایت کی کہ میرے ساتھ ظلم ہو گیا، دھوکہ ہو گیا، جو رقم کہی گئی تھی وہ ادا نہیں کی گئی۔ جب میں نے شرائط منگوائیں تو پتہ چلا کہ وہ شرائط ہی سود کی تھیں۔ تو جو شخص خود اتنا خائن ہو کہ سودی شرائط پر اپنا روپیہ لگانے پر محض اس لئے آمادگی ظاہر کرے کہ اسے زیادہ پیسے مل رہے ہیں جو دنیا کے بنک کے دوسرے سودی کاروبار کرنے والے بھی کبھی نہیں دے سکتے تو یہ لوگ ہیں جن پر کڑی نظر رکھنی ضروری ہے۔

**میری پوری کوشش ہے کہ ہمارا معاشرہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاک اور صاف ہو جائے اور اندرونی جھگڑے اور ایک دوسرے پر شکوے شکایات ختم ہوں کیونکہ اندرونی جھگڑے اور شکوے شکایات وحدت کے رستے میں روک پیدا کرتے ہیں۔**

تو تَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ایسی صورت میں تم اپنی امانتوں میں خیانت کرو گے۔ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ اس تَعْلَمُوْنَ کا ایک بہت لطیف معنٰی یہ ہے کہ خائن کو پتہ ہوتا ہے کہ میں خیانت کر رہا ہوں۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ خائن خیانت کرے اور بعد میں لاعلمی کا اظہار کرے۔

خیانت ایک ایسی چیز ہے جو انسانی فطرت میں ودیعت ہی نہیں کی گئی اور یہی بات ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہم پر خوب کھولی ہے کہ خیانت انسانی فطرت میں ودیعت نہیں کی گئی اور ہر چیز ودیعت کر دی گئی ہے۔ تو اس پہلو سے وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کا مطلب ہے کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی خائن ہو اور اسے علم نہ ہو کہ میں خائن ہوں۔ بعد میں اللہ کی جتنی قسمیں چاہے کھائے جب آپ اس کے سودوں پر غور کریں گے تو صاف دکھائی دے دے گا کہ بغیر علم کے اس نے سودا کیا ہی نہیں تھا، اچھا بھلا جانتا تھا کہ میں بھی خائن ہوں اور جس سے سودا کر رہا ہوں وہ بھی خائن ہے۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ اب خیانت کی وجہیں دو ہو سکتی ہیں، دونوں بیان فرما دی گئیں۔ اول یہ کہ تمہارے اموال فتنہ ہیں۔ تم جب اموال کو بڑھانے کی کوشش کرو گے اور ناجائز طریق پر

بڑھانے کی کوشش کروگے تو یہ فتنہ ہے۔ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ اور بعض دفعہ اولاد کی خاطر، محض اپنی ذات کی خاطر نہیں بلکہ اولاد کی خاطر بددیانتیاں کی جاتی ہیں، عہد توڑے جاتے ہیں۔ تو دونوں کا ذکر فرمادیا۔ وَاَنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ اَجْرٌ عَظِیْمٌ اور اگر تم اجر چاہتے ہو جو تمہیں بھی ملے اور تمہاری اولاد کو بھی ملے۔ اور اس عارضی فائدے سے بہت زیادہ ہو جو تم دھوکہ بازی سے حاصل کرتے ہو تو اللہ کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔ اس دنیا میں بھی ہے اور آخرت میں بھی ہے۔

تعجب ہے کہ ان واضح کلمات کے باوجود پھر لوگ اللہ پہ توکّل کیوں نہیں کرتے۔ جب اللہ خیانت کے خلاف تعلیم دے رہا ہے تو خود کیسے خائن ہو سکتا ہے۔ وہ عہد شکنی کے خلاف تعلیم دے رہا ہے تو خود عہد شکن کیسے ہو سکتا ہے۔ اس میں تو اللہ نے عہد کر لیا ہے کہ تم میری خاطر خیانت چھوڑ دو، میری خاطر دھوکہ بازی سے پرہیز کرو۔ اگر واقعۃً تم نے میری خاطر ایسا کیا ہوگا تو جو تم اجر چاہتے ہو ان کی تو کوئی حیثیت ہی نہیں۔ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ تمہیں بہت وسیع اجر دے گا۔ اور یہ امرِ واقعہ ہے کہ دیانتدار لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہی اجر عطا فرماتا ہے۔ اور اتنا عطا کرتا ہے کہ محاورے میں کہتے ہیں چھپّر پھاڑ کے عطا کرتا ہے۔ اس کی کثرت سے مثالیں پرانے زمانے میں بھی ہیں اس نئے زمانے میں بھی ہیں یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دور کی بھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب راجہ کشمیر کے دربار میں طبابت کرتے تھے اور ملازمت کر رہے تھے اس زمانے میں آپ نے وقتی ضروریات کے لئے، وہ ضروریات کیا تھیں لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے، بہت قرض اٹھائے اور نیت یہ تھی کہ میں لازماً قرض ادا کروں گا۔ اب اس زمانے کے لحاظ سے اندازہ کریں کہ ایک لاکھ پچانوے ہزار قرض ہو گیا اور اس زمانے میں یہ رقم تو آج کل کے کروڑوں ہوگی۔ اور آپ کی سادہ زندگی، اپنی ذات پہ بالکل معمولی خرچ۔ تو یہ بات اس سے قطعی طور پر ظاہر ہوتی ہے کہ آپ نے لوگوں کی ضرورتیں پوری کرنے کی خاطر محض اللہ کی رضا کے لئے قرض اٹھائے اور چونکہ نیت تھی کہ میں نے لازماً قرض ادا کرنا ہے اس لئے توکّل بھی ساتھ تھا۔

اب یہ اجر عظیم کا قصہ سنئے۔ جب راجہ نے آپ کو فارغ کر دیا اور آپ ریاست سے روانہ ہونے لگے تو آپ کے پاس اس وقت پانچ روپے تھے یا کتنے تھے، بہت معمولی رقم تھی۔ وہ آپ نے جو ایک لاکھ پچانوے ہزار کا قرض خواہ تھا اس کو ادا کر دئے۔ مجھے یاد نہیں بعینہٖ پانچ سو رقم تھی یا جتنی بھی تھی یا پانچ ہزار تھی وہ اس کو بھیجی تو اس نے کہلا کے بھیجا کہ تم یہ کیا کر رہے ہو اس طرح قرض ادا ہوگا ایک لاکھ پچانوے ہزار! ؟ آپ نے فرمایا اس وقت میرے پاس یہ تھا اور دیانت داری کا تقاضا تھا کہ جو ہے میں تمہیں دے دوں باقی تمہارا قرض ضرور ادا ہوگا یہ میرا وعدہ ہے۔ چنانچہ جب آپ روانہ ہوئے تو اس وقت جو پاس تھا وہ اس کو دے دیا لیکن روانگی سے پہلے ایک ہندو بنیا آپ کو سمجھا رہا تھا کہ آپ کیا خدا والی باتیں کر رہے ہیں دنیا میں خدا والوں کا گزارا نہیں ہوا کرتا، یہ محض وہم ہے آپ کا، کس مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہیں لوگوں کو دے دے کر قرضے چڑھا لئے، برے حال اور اب حال یہ ہے کہ وہ جو بنیا اس وقت تھا جس نے بغیر سود کے پیسہ دیا مگر ویسے وہ سود خور بنیا تھا مگر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے احترام میں اس نے یہ رقم بغیر سود کے دی تھی وہ تو اب مطالبے میں سختی کرے گا۔ اس کے بیٹھے بیٹھے اس بنئے کا پیغام آیا جس نے اعتراض کیا تھا کہ آپ یہ کیا رقم بھیج رہے ہیں کہ آپ جا رہے ہیں اگر کچھ اور ضرورت ہو تو میں حاضر ہوں۔ امین کی نیکی کا اتنا گہرا اثر ہوتا ہے کہ جس نے قرضہ لینا ہے وہ بھی احترام کرتا ہے۔ اس پر وہ بنیا بولنے لگا دیکھو پاگل ہو گیا ہے۔ میرا خیال تھا کہ یہ پکڑا ئے گا، جیل بھیجے گا وہ الٹا جانے سے پہلے کہہ رہا ہے کہ کچھ اور بھی لے لو مجھ سے اور بیٹھے بیٹھے ایک اور آدمی آ گیا اس نے اپنی خدمات آپ کے سامنے پیش کر دیں لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے کسی سے استفادہ نہیں کیا۔ مگر دیکھیں اللہ نے کیا انتظام کیا۔ جب آپ چلے گئے تو ایک بہت بڑے لکڑی کے کاروبار کا جنگل کا ٹھیکہ تھا اس ٹھیکے میں بہت بڑھ بڑھ کر بولیاں دینے والے موجود تھے۔ راجہ نے یہ فیصلہ کیا کہ میں اس شخص کو یہ ٹھیکہ دوں گا جو نصف حصہ حکیم نورالدین کو دے گا۔ وہ جانتا تھا کہ جتنی دیر رہے ہیں نہایت امانت سے اور دیانتداری سے رہے ہیں اس لئے اس غریب کے پاس کچھ بھی نہیں ہوگا۔ یہ اس نے ٹھیکے کی شرط کر لی۔ اب یہ اللہ کے سوا کون اس کے دل میں ڈال سکتا تھا اور ٹھیکے کی جو نصف رقم حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ہاتھ آئی ایک لاکھ پچانوے ہزار تھی، کم نہ زیادہ۔ یہ اللہ تعالیٰ کے بتانے کے طریقے ہیں اے میرے بندے تو نے مجھ پر توکّل کیا تھا میں تمہیں دکھا رہا ہوں کہ اس طرح توکّل کرنے والوں کو میں جزاء دیا کرتا ہوں اور اس کو کہتے ہیں اجر عظیم۔

اب دیکھیں دوبارہ پھر اگلے سال اس کو ہی ٹھیکہ ملا اور اسی شرط کے ساتھ۔ جب اس نے وہ رقم جو تقریباً اتنی ہی یا اس سے زیادہ تھی حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو بھجوانے کے لئے ان کو لکھا تو آپ نے کہا یہ تو میری نہیں ہے۔ میری جتنی تھی وہ مجھے مل گئی اور مجھے کوئی غرض نہیں یہ بقیہ منافع اپنے پاس ہی رکھیں۔ یہ سودے ہیں جو امانت کے سودے ہیں، دیانت کے سودے ہیں، اللہ کے عہدوں کے پاس رکھنے والوں کے سودے ہیں۔ اس پر اللہ کیسے اپنے وعدوں میں خیانت کر سکتا ہے، اپنے وعدوں سے پھر سکتا ہے۔ فرمایا وَاَنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ اَجْرٌ عَظِیْمٌ تو یہ لوگ سن لیں اور یاد رکھیں کہ اگر اولاد اور اموال کی پرواہ نہیں کریں گے اور خالصۃً اللہ کے لئے دیانت اور امانت پر قائم رہیں گے تو اللہ بہت بڑے اجر والا ہے اور وہ اجر جو آخرت میں ملنا ہے وہ اس کے علاوہ ہے، اس کا حساب کتاب ہی کوئی نہیں۔

یہ دنیا کے اجر کی باتیں کر رہا ہوں لیکن بہت سے لوگوں سے یہ سلوک دکھائی نہیں دیتا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ غلط بات ہے۔ جن لوگوں کے ساتھ یہ سلوک نہ ہو رہا ہو وہ اپنے دل کی چھان بین کریں، اپنی نیتوں کو کھنگالیں کیونکہ لازماً اللہ کی بات درست ہے اور ان کا جائزہ غلط ہے۔ میرے علم میں ایسے احمدی دوست ہیں جو بعینہٖ اس نصیحت پر عمل کرتے ہیں اور ان کے ساتھ اللہ کا بالکل یہی معاملہ ہے کبھی بھی ضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ نے ان سے بے اعتنائی نہیں کی، ہمیشہ ان کی ضرورتیں پوری ہوئی ہیں اور ہمیشہ غیب سے پوری ہوئی ہیں اور اسی رنگ میں پوری ہوئی ہیں کہ بعینہٖ جتنی ضرورت تھی اتنی ہی عطا کی گئی تا کہ ان کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کی طرف سے عطا ہے۔ تو یہی امانت کا مضمون ہے جس کو میں حضرت حذیفہؓ کی ایک روایت کے حوالے سے بیان کر رہا تھا اور اس کا آخری حصہ رہ گیا تھا یعنی اس پر تبصرہ، اب میں وہیں سے اس مضمون کو اٹھاتا ہوں۔

حضرت حذیفہؓ یہ بیان کرتے ہیں، یہ صحیح بخاری کتاب الرقاق سے روایت لی گئی ہے، آخر پر کہتے ہیں کہ مجھ پر ایک زمانہ ایسا آیا کہ میں تم میں سے کسی کے ساتھ بھی لین دین کے معاملہ میں پروا نہیں کرتا تھا۔ یعنی رسول اللہ ﷺ کا زمانہ خلفائے راشدین کا وہ زمانہ جس میں اسلامی نظام فی الحقیقت جاری تھا۔ فرماتے ہیں مجھ پر ایک ایسا زمانہ آیا کہ میں تم میں سے کسی کے ساتھ بھی لین دین کے معاملہ میں پروا نہیں کیا کرتا تھا، مجھے چھان بین کی ضرورت ہی کوئی نہیں تھی۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اسلام اس سے میرا حق دلوا دیتا یعنی جو اسلام نافذ تھا اُس وقت وہ حقیقی اسلام تھا، رسول اللہ ﷺ کا اسلام تھا جس میں خائن کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے تو اگر وہ مسلمان ہوتا تو میرا حق دلوا دیتا۔ اگر وہ عیسائی ہوتا یا کوئی اور تو حکمران اس سے میرا حق دلوا دیتے کیونکہ حکمران مسلمان تھے۔ کہتے ہیں پروا ہی نہیں ہوئی، کبھی کوئی پیسہ ضائع نہیں گیا۔ جب بھی سودا کیا کامل یقین کے ساتھ کہ ایک ایسے معاشرے میں سودے کر رہا ہوں جہاں حاکم مسلمان ہیں اور اسلام کی رو سے فیصلے کرتے ہیں مگر آج تو میں صرف فلاں شخص سے لین دین کر سکتا ہوں اور فلاں شخص سے، اشارے کر کے بتایا کہ بہت دور دور پھیلے پڑے ہیں یہ لوگ کیونکہ اب حکومت بھی وہ نہیں رہی جو اسلام کے تقاضے پورے کرنے والی ہو اور مجھے بہت احتیاط کرنی پڑتی ہے، سودے کے لئے ڈھونڈنا پڑتا ہے، شاذ شاذ کے طور پر ایسے آدمی ملتے ہیں۔

تو جماعت احمدیہ میں تو یہ نہیں ہونا چاہئے۔ ہم تو دعویٰ کرتے ہیں وَ آخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ کہ وہ لوگ ہیں جو اٰخرین میں سے ہیں لیکن ان سے وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سے ملا دے گا۔ تو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان تو یہ ہے کہ اس وقت کہیں شاذ شاذ آدمی کی تلاش نہیں رہا کرتی تھی، جس سے سودا کرو ٹھیک ہوتا تھا۔ تو حقیقی احمدی معاشرہ تو وہ ہے اس کے بننے میں دیر لگے یا بنانے میں دیر لگے جہاں تک نظام جماعت کا تعلق ہے وہ جو اس کو چلانے کے ذمہ دار ہیں ان کا فرض ہے کہ مسلسل کوشش کرتے رہیں۔ یہ آخری نقطہ ہے جس تک ہم نے لازماً پہنچنا


**EARLSFIELD FOUNDATION**

*(Hospital Division)*

**Competition for young Architects to design a Hospital**

| | |
|---|---|
| First Prize | 100,000 rp |
| Second Prize | 50,000 rp |
| Third Prize | 25,000 rp |

***For further details write to:***

**The Manager**

**175, Merton Road .London**

**SW18 5EF. U.K.**

ہے کیونکہ اگر ”صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا“ پر عمل کرنا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اعتماد کو اپنی ذات میں پورا کرنا ہے کہ جب مجھے پا لیا تو صحابہ سے مل گیا تو پھر اس معاشرے کی تخلیق کرنی ہے اس معاشرے کی تعمیر کرنی ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ محنت تو بہت کرنی پڑے گی مگر ہو جائے گا انشاء اللہ۔ اگر ہم یہ کر سکیں تو ساری دنیا کے لئے نمونہ بن جائیں گے۔ آج یہ نمونہ کہیں ہے ہی نہیں۔ تلاش کر کے دیکھ لیں سب دھوکے، سب جھوٹ ہیں۔

میں نے ایک مثال شاید پاکستان کی پہلے بھی بیان کی تھی جب یہ ایٹم بم کا دھماکہ ہوا تو اتنا جوش تھا پاکستانیوں کے دل میں اپنے وطن کی محبت کا کہ جب یہ آواز دی وطن نے کسی نے یعنی وزیر مال نے یا خود وزیر اعظم نے کہ اپنا روپیہ یہاں بھجواؤ ہمیں ڈالرز کی ضرورت ہے، ہمیں پونڈوں کی ضرورت ہے اور ہم وعدہ کرتے ہیں کہ جو روپیہ تم پونڈوں میں یا ڈالرز میں بھجواؤ گے تم جب چاہو تمہیں پونڈوں اور ڈالرز میں مل جائے گا اور جب وعدہ کیا تو خیانت کی اور اب کل ایک بینک والے مجھے ملنے آئے تھے وہ کہہ رہے تھے بینک خالی پڑے ہیں، کچھ بھی نہیں رہا۔ میں افسر ہوں۔ ایک زمانے میں جب ریل پیل تھی بیرونی روپے کی تو اتنا کاروبار تھا کہ رات کو بھی ختم نہیں ہوتا تھا اور مجھے مجبوراً بسا اوقات بینک میں لگانا پڑتا تھا۔ کہتے ہیں اب خالی کرسیاں ہیں کوئی آنے والا نہیں، اکیلے بیٹھ کے بمشکل بینک کا وقت گزارتا ہوں کیونکہ اس وقت میں حاضری دینی ضروری ہے۔ مگر خالی خولی، خالی لفافہ کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ یہ جزا ہے خائن کی اور یہ لوگ سمجھتے نہیں۔

اگر یہ امانت کا حق ادا کرتے تو اتنی کثرت سے پاکستانی قوم نے جو باہر پھیلی پڑی ہے اتنا روپیہ بھیجنا تھا کہ کسی قسم کی کوئی کمی آ ہی نہیں سکتی تھی، ناممکن تھا۔ اب اس کا بد اثر یہ ہے کہ اندرونی تجارتیں تباہ ہو گئی ہیں ساری، مہنگائی کا دور شروع ہوا ہے، روپے کی قیمت گرتی چلی جا رہی ہے، بیرونی کرنسی کی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ یہ سارے آپس میں متعلق امور ہیں اور یہ پھل ہے بددیانتی کا اور عہد شکنی کا۔ تو عہد شکنی بہت خطرناک چیز ہے۔ ایک آدمی سمجھتا ہے کہ میں نے تھوڑا سا فائدہ اٹھا لیا ہے عہد شکنی کر کے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کی ساری برکتیں اٹھ جاتی ہیں اور اس کی اولاد سے بھی برکت اٹھ جاتی ہے۔ **خائن لوگوں کی اولادیں دین سے سرکنے لگتی ہیں اور رفتہ رفتہ ایسے بدانجام کو پہنچتی ہیں کہ پھر وہ روتے پھرتے ہیں کہ ہماری اولاد تباہ ہو گئی حالانکہ یہ سارے خیانت کے اثرات ہیں۔**

پس اس مضمون کو معمولی نہ سمجھیں۔ میں جتنا اس پر زور دے رہا ہوں وہ زیادہ نہیں بلکہ کم ہے۔ یہ تو ایسا سلسلہ ہے جس پر کئی سال لگ سکتے ہیں اسی مضمون پر، مگر میں نے سوچا ہے کہ وقتاً فوقتاً کچھ وقفہ دے دے کر پھر دوبارہ اسی مضمون کی طرف لوٹوں گا۔

مسند احمد بن حنبل سے ایک روایت لی گئی ہے۔ حضرت سفیانؓ بن اُسید حضرمی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ **یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بھائی کو ایک بات سنائے جس میں وہ تجھے سچا سمجھے مگر تُو اس میں جھوٹا ہو۔**

یہ بہت احتیاط کی ضرورت ہے، غالباً میں پہلے بھی اس مضمون کو بیان کر چکا ہوں ایک دوسری حدیث کے حوالے سے کہ بات کریں تو دیکھیں کہ آپ کو وہ سچا سمجھ رہا ہے کہ نہیں۔ اگر سچا سمجھ رہا ہے اور آپ سچے نہ ہوں تو اس جھوٹ کا سارا وبال آپ کی جان پہ آ جائے گا۔ بعض لوگ غلطی سے یا عادتاً مبالغہ آمیزی کرتے ہیں اور اپنی طرف سے زیب داستاں کے لئے بڑھا بھی دیتے ہیں لیکن جو ان میں سے تقویٰ شعار ہیں ان کے منہ سے ایسی باتیں نکل تو جاتی ہیں مگر وہ مجلس برخواست کرنے سے پہلے بتا دیا کرتے ہیں کہ مجھے لگتا ہے تم اس کے ظاہر پر ایمان لے آئے ہو میں تو لطیفے کے رنگ میں یہ بات کر رہا تھا مگر اگر تم مان گئے ہو تو یہ غلط ہے۔ یہ ایک کہانی سی ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ اگر اس طرح وضاحت کر دیں تو پھر جھوٹ نہیں ہوگا کیونکہ اس حدیث میں یہ ہے ”جس میں وہ تجھے سچا سمجھے“ اگر بھائی سچا سمجھ رہا ہے اور وہ بات نہ ہو تب یہ جھوٹا بنتا ہے اور اگر بھائی جھوٹا ہی سمجھ رہا ہے تو یہ مسئلہ ہی اور ہے۔ دنیا میں اکثر سچوں کو جھوٹا ہی کہا گیا ہے اور ان کو جھوٹا ہی سمجھا جاتا ہے اس لئے یہ مسئلہ بالکل اور ہے اس لئے سچا سمجھنے والی بحث ہے صرف۔

مسند احمد بن حنبل جلد نمبر ۷ صفحہ ۲۵۲ مطبوعہ بیروت میں یہ روایت درج ہے۔ عن ابی امامة قال قال رسول الله ﷺ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن ہر قسم کی عادتوں اور خصلتوں پر پیدا کیا جاتا ہے سوائے خیانت اور کذب کے۔ اب یہ بات بالکل واضح ہے کہ جو بچہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے تو اس کی فطرت میں کذب اور خیانت ہو ہی نہیں سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون پر بہت ہی گہرائی سے اور لطیف روشنی ڈالی ہے۔ بچوں کے اپنی ماؤں کے دودھ سے وابستہ ہونے اور غیر ماؤں کو قبول نہ کرنے کا مسئلہ آپ نے اسی حوالے سے چھیڑا ہے۔ جب ایک ماں اپنا دودھ چھڑا کر جو صحت والا دودھ ہو دوسری دائی کو دینے کی کوشش کرتی ہے تو بچہ اکثر اس سے منہ پھیر لیتا ہے، طرح طرح کے اس کو حیلے کرنے پڑتے ہیں تاکہ بچہ وہ دوسرا دودھ پی لے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی امر کو حضرت موسیٰؑ سے بھی وابستہ کر دیا حالانکہ عام طور پر جب بچوں کو ضرورت پڑتی ہے بھوک سے بلبلائیں تو آخر مجبور ہو کر کچھ نہ کچھ دوسری دائیوں کے دودھ پر بھی منہ مارنا پڑتا ہے۔ مگر حضرت موسیٰؑ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی مضمون کے حوالے سے بیان کیا امانت کے مضمون کے لحاظ سے، یعنی روایت تو بیان نہیں کی جو میں پڑھ رہا ہوں لیکن اسی مضمون کو قرآنی آیات کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ امانت فطرت میں ہے اور اس کو بچوں سے بھی سیکھو اور خصوصاً موسیٰؑ سے سیکھو، بچپن سے وہ امین تھا تو خدا نے اس پر امانت کا بوجھ ڈالا۔

پس یہ دیکھیں کتنی لطیف بات ہے کسی عام انسان کے ذہن میں آ ہی نہیں سکتی۔ ایک عارف باللہ ہے جو اس گہرائی تک اترتا ہے اور پہنچتا ہے اور پھر لوگوں کو دکھاتا ہے۔ اس سے پہلے کسی تفسیر کی کتاب میں یہ حوالہ آپ کو نہیں ملے گا کہ بچے جو ماں کا دودھ پیتے ہیں ان سے امانت سیکھو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا مومن ہر قسم کی عادتوں اور خصلتوں پر پیدا کیا جاتا ہے سوائے خیانت اور کذب کے لیکن اس روایت میں ایک اور چیز بھی غور طلب ہے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ بچہ خدا کی صفات پر پیدا کیا جاتا ہے تو ہر قسم کی صفات سے کیا مراد ہوئی پھر۔ دراصل خدا کی صفات میں بھی مختلف اقسام داخل ہیں کُلَّ یَومٍ هُوَ فِی شَاْن ہر دن اس کی ایک الگ شان ظاہر ہوتی ہے۔ اب بنیادی صفات تو نہیں بدلتیں لیکن ان کے تابع نئی نئی شانیں انہیں صفات کی ظاہر ہوتی رہتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ انسان کو بھی جو صحیح فطرت پر پیدا کیا گیا ہے خدا تعالیٰ یہی کچھ ودیعت فرماتا ہے۔ پس یہ جو فرمایا گیا کہ ہر قسم کی عادتوں پر پیدا کیا گیا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ حدیث غلط ہے یا قرآن کریم کی وہ آیت غلط ہے جس میں بچے کے مولود علی فطرت کا ذکر ہے۔ ہر قسم کی عادتوں میں یہ بھی مضمون داخل ہے کہ اگر سب فطرت پر ہوتے اور ایک جیسی عادتیں ہوتیں تو ساری انسانی سوسائٹی Monotonous ہو جاتی اس میں ایک ایسی یگانگت پیدا ہوتی کہ اس سے طبیعتیں اکتا جاتیں۔ لیکن میں


# VELTEX INDUSTRIES INC.

*. . . . the worldclass fabric manufacturers*

Specializing

in

**velvet, twill, denim, jacquard, pinpoint**

at competitive pricing with best quality.

BUYING FACTORY DIRECT IS THE ANSWER

**Wholesaler,**

**readymade garments producers**

**& converters are welcome**

Pleasecontact:

Corporate Office,

**VELTEX INDUSTRIES INC.**

4th Floor, 14726 Ramona Avenue

Chino Hills, California 91710, USA

Phone: (909) 393-9935

Fax: (909) 393-8117

Web site: www.veltex.com

e-mail: veltex@veltex.com

بگڑے ہوؤں کی بات نہیں کر رہا وہ تو بگڑ ہی جاتے ہیں وہ فطرت کو چھوڑ کر ان کے ماں باپ ان کو غلط بناتے ہیں میں ان کی بات نہیں کر رہا، ان کی کر رہا ہوں جو فطرت پر قائم رہتے ہیں اس کے باوجود ان کے الگ الگ مزاج ہیں۔ پس یہ مراد ہے کہ الگ الگ عادتوں پر پیدا کیا گیا ہے۔

ہم نے بچپن میں وہ دور دیکھا جب قادیان صحابہ سے بھرا پڑا تھا اور ہر صحابی کا الگ مزاج تھا، اس کی الگ الگ عادتیں تھیں اور تھے سارے فطرت پر۔ تو یہ بات بھی اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ فطرت پر ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سوسائٹی بعینہ ایک دوسرے سے مشابہ ہو جائے، ایک دوسرے سے مشابہ تو ہوتی ہے بنیادوں میں لیکن بعینہ نہیں ہوتی ان کے اندر مزاج مزاج کا فرق ہے۔ چنانچہ اب میں غور کرتا ہوں اور پرانے زمانے کی باتیں یاد کرتا ہوں تو مجھے ایک مثال بھی نظر نہیں آتی کہ دو صحابہ بعینہ ایک جیسے تھے اور لطف کی بات یہ ہے کہ ان کے الگ الگ ہونے میں بھی خدا ہی جھلکتا تھا اور خدا کی مختلف شانیں ان سے عیاں ہوتی تھیں اور عجیب دل کشی تھی سوسائٹی میں کہ اللہ تعالیٰ کی بے انتہا مختلف شانیں آپ کے طفیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بھی یکجا ہو گئی تھیں۔ تو اس شمع سے ہم نے نور حاصل کرنا ہے جس میں خدا کے یہ سارے رنگ پائے جاتے ہیں اور رنگ جدا جدا ہونے کی بجائے شمع ایک ہی رہتی ہے۔ پس اس چھوٹی سی حدیث میں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بہت گہرے مضمون بیان فرما دئے ہیں۔ کہ مومن ہر قسم کی عادتوں اور خصلتوں پر پیدا کیا جاتا ہے۔ یہ نہ سمجھنا کہ مومن بعینہ ایک دوسرے جیسے ہوتے ہیں۔ اور صحابہ پر بھی غور کر کے دیکھیں کوئی صحابی دوسرے سے نہیں ملتا۔ ہر ایک الگ الگ ہے، ہر ایک کا الگ الگ مزاج اور الگ الگ شان ہے مگر وہ ساری شانیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے اخذ کر کے پھر انہوں نے اپنے برتنوں میں سجالیں۔

ایک حدیث سنن الترمذی کتاب البرّ سے لی گئی ہے۔ اس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، وہ نہ اس کی خیانت کرے، نہ اسے جھٹلائے اور نہ اس کو رسوا کرے۔ اب یہ بات بہت عجیب ہے کہ اسے جھٹلائے نہیں اگر کوئی جھوٹ بولے گا تو اسے جھٹلانا بھی پڑے گا۔ لیکن اس میں صحابہ کی شان بیان فرمائی گئی ہے۔ فرمایا سچے مومن جو میرے خلق پر، مجھ سے خلق سیکھ کر مختلف رنگ اختیار کر گئے ہیں ان میں جھوٹ تم نہیں دیکھو گے۔ پس ایک نیک انسان دوسرے نیک انسان کو اس لئے جھٹلا دے کہ اس کو تعجب ہو اس بات پر یہ درست نہیں ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا نہ اس کی خیانت کرے، نہ اسے جھٹلائے۔ یہ بہت گہری اور عظیم تعلیم ہے یعنی جھٹلانے کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ ہو نہیں سکتا کہ کوئی صحابی جو سچا مومن ہو اور یہاں تو چونکہ عمومی بات ہے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے یہ آج بھی اطلاق پا رہی ہے مگر میں صحابہ کی بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ نے صحابہ کو دیکھ کر ان سے یہ نتیجہ اخذ فرمایا ہے اور تمام وقتوں سے، تمام دنیا کے مسلمانوں سے وہی توقع رکھی ہے جو سچی مسلمانی کی نشانیاں تھیں کہ خیانت نہ کرے اور اسے جھٹلائے نہیں اور نہ اسے رسوا کرے۔

اب یہ بات میرے تجربے میں ہے کہ بعض دفعہ ایک شخص بات بیان کر رہا ہوتا ہے وہ ویسے سچا ہوتا ہے لیکن بات غلط بیان کر رہا ہوتا ہے کیونکہ وہ بات کو بعض دفعہ سمجھ نہیں سکتا۔ اب وہ لاعلمی میں کم فہمی کے نتیجے میں اگر بات نہ سمجھ سکے تو اس کو آپ جھٹلا نہیں سکتے۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ میں تمہاری بات کو مانتا ہوں مگر تم بات سمجھے نہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کے متعلق یہ روایت ہے کہ مدینے کی گلیوں میں آواز دینے لگ گئے کہ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه دَخَلَ الْجَنَّة۔ جس نے بھی کہا لا الہ الا اللہ وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو گریبان سے پکڑ لیا کہ یہ تم کیا کہتے پھر رہے ہو۔ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فرمایا ہے۔ اب اس کو وہاں جھٹلایا نہیں مگر سمجھ گئے کہ یہ بات سمجھا نہیں۔ اسی طرح گریبان سے پکڑے گھسیٹتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے۔ آپؐ سے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا۔ آپؐ نے فرمایا ہاں میں نے کہا تھا۔ نہ یہ سمجھا ہے نہ اس سے لوگ ٹھیک سمجھیں گے کچھ کا کچھ مضمون بنا لیں گے ہر ایک یہ کہے گا لا الہ الا اللہ اور اس کے بعد وہ سمجھے گا کہ جنت میں داخل ہو گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی بات قبول فرمائی۔ ٹھیک کہتے ہو۔ اگر محض یہی آواز دی جائے تو جس طرح ابوہریرہ کو بات کی سمجھ نہیں آئی کثرت سے لوگ اس مضمون کی حقیقت کو نہ سمجھ سکتے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی پہلو سے حضرت ابوہریرہؓ کے متعلق فرمایا ہے کہ سادہ دماغ کے تھے اور روایتوں کو سمجھنے میں غلطی کر جایا کرتے تھے۔ بہت سے غیر احمدی علماء نے اس پر مسیح موعودؑ کے متعلق اعتراض کیا ہے کہ یہ دیکھو، یہ کون ہوتا ہے صحابہ کو اور ان میں سے ابوہریرہ کو موٹے دماغ کا کہنے والا۔ حالانکہ اس حدیث سے جو میں نے پڑھی ہے بالکل یہی بات ثابت ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سامنے حضرت عمر نے جو بات بیان کی آپؐ نے تسلیم فرمائی اور کئی ایسی روایات ہیں جو بے چارے سمجھ نہیں سکے۔ بیان میں سچے تھے یہ وہ بات ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں جھٹلاؤ نہیں۔ ایک روایت بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جھوٹی نہیں ہے۔ مگر ہر روایت قابل اعتماد نہیں ہے کیونکہ اگر آپ کی ساری روایتوں کو ان کی درایت کے لحاظ سے ان کے مضمون کے لحاظ سے درست تسلیم کیا جائے تو حدیث کی دنیا میں ایک فساد برپا ہو جائے گا۔ پس دیکھیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی چھوٹی چھوٹی نصیحتوں میں کتنے گہرے اسرار ہیں۔ "اسے جھٹلائے نہیں اور نہ اس کو رسوا کرے" کیونکہ جب اسے جھٹلاؤ گے تو لوگوں کے سامنے لازم ہے کہ وہ رسوا ہو گا۔ اور رسوا نہ کرنے کا مضمون ویسے بھی ہے۔ کوئی سچا مومن اپنے بھائی کو رسوا نہیں کیا کرتا۔ ایسی باتیں اس کے متعلق نہیں کہتا جس کی وجہ سے سوسائٹی میں اس کی عزت اور وقار کم ہو جائیں۔ اگر اس کی سادگی کی بات کرتا ہے تو پیار اور محبت سے اس رنگ میں کرتا ہے کہ اس شخص پر اس کی سادگی پر بھی پیار آتا ہے مگر رسوائی نہیں ہوتی اس میں۔ تو رسوا نہ کرنے سے اس مضمون کو پوری طرح کھول دیا گیا۔ چنانچہ اس کے برعکس یہ بھی فرمایا ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کی عزت فرض ہے، مال اور خون حرام ہے، تقویٰ یہاں پر ہے۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا تقویٰ یہاں پر ہے تو اپنے دل پر ہاتھ لگایا یعنی دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انگلی چھاتی پہ لگائی تقویٰ یہاں پر ہے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ تین دفعہ آپ نے بار بار دہرایا کہ تقویٰ یہاں پر ہے، تقویٰ یہاں پر ہے۔ مطلب ہے کہ تقویٰ کے گر سیکھنے ہیں تو مجھ سے سیکھو۔

کسی انسان کے لئے اتنا شر ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، اب اس کو بھی امانت کے تعلق میں بیان فرمایا گیا ہے۔ یہ ساری امانتیں ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے مومن بندوں پر اور ان کا فرض ہے کہ ان تمام امانتوں کے حق ادا کریں۔ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر نہ سمجھے۔ اب اس میں مسلمان بھائی ہونا بھی تو لازم ہے۔ بعض لوگ حرکتیں ایسی کرتے ہیں جو ذلیل اور کمینی حرکتیں ہیں اگر انہیں کہا جائے یہ تو کمینی بات ہے، تم ذلیل حرکت کر رہے ہو تو یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا کہ تم اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھ رہے ہو کیونکہ جو مسلمان بھائی ہو وہ ایسی بات کر سکتا ہی نہیں۔ یہ پہلو بھی تو ہے جس پر غور کی ضرورت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ کسی کو حقیر نہ سمجھے۔ حقیر کو تو حقیر ہی سمجھنا پڑے گا۔ گندی فطرت والا انسان ہے کیسے آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہ گندی فطرت کا نہیں ہے مگر 'مسلمان بھائی' اس


# DAUD TRAVELS

سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

داؤد ٹریولز ———— جرمنی میں ایک جانا پہچانا نام

داؤد ٹریولز ———— ایک با اعتماد و با اصول ادارہ

داؤد ٹریولز ———— آپ کے خوشگوار سفر کی ضمانت

داؤد ٹریولز ———— سال ہا سال سے آپ کی خدمت میں پیش پیش

آپ حج بیت اللہ یا عمرہ کے لئے دیار حبیبؐ جانے کی تمنا رکھتے ہوں، قادیان دارالامان جلسہ سالانہ پر جانے کا ارادہ ہو، پاکستان اپنے عزیز و اقارب سے ملاقات کی خواہش ہو، دنیا میں جہاں کہیں بھی سفر کا پروگرام ہو

داؤد ٹریولز آپ کی خدمت کے لئے ہمہ وقت حاضر ہے

ہمیں ایک بار آزمائیں انشاء اللہ آپ ہمیشہ ہمیں ترجیح دیں گے

PIA فیملی فیئر کی سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔ PIA نے ہمیں عمدہ سروس دینے کا وعدہ کیا ہے

وقت کا تقاضا ہے کہ ہم اپنی قومی ائرلائن سے سفر کریں

PIA کے جنرل مینجر جناب سید سلیم الطاف بخاری صاحب کو ہم جرمنی آمد پر خوش آمدید کہتے ہیں اور اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلاتے ہیں

بلال داؤد کاہلوں ———— مینجر۔ داؤد ٹریولز

**Daud Travels**

Otto Str.10 - 60329 Frankfurt am Main

Direkt von dem, Intercity Hotel

Telefon:(069)23 3654, Fax:(069) 25 93 59, Residence:(069) 5077190

Tel:(069) 23 4563 Mobile: 0172 946 9294

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہرگز یہ توقع نہیں رکھتے کہ وہ کسی قسم کی کوئی گھٹیا بات کرے۔ پس مسلمان بھائی کو حقیر نہ سمجھو، جو مسلمان بھائی کی تعریف ہی میں نہیں آتا اس کا مضمون الگ ہے۔ لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کے نتیجے میں تو معاشرے میں بہت سا فساد پھیل سکتا ہے۔ یعنی آپ کسی کے متعلق کہیں کہ وہ گھٹیا نظر آتا ہے اور دوسرا کہے کہ تم نے اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھا ہے۔ اب وہ یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ میرا فتویٰ درست ہے اور وہ واقعۃً گھٹیا ہے۔ ان امور کا فیصلہ کرنا ان لوگوں کا کام ہے جن تک کسی معاملے کی تفصیل پہنچی ہو۔ جہاں تک سوسائٹی کا تعلق ہے اس میں احتیاط لازم ہے ورنہ ہر شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ مسلمان رہا ہی نہیں اس لئے میں اس کو حقیر سمجھتا ہوں تو ہر شخص کے اسلام کے فتوے جاری ہو جائیں گے اور عملاً ساری سوسائٹی غیر مسلم ہو جائے گی۔ پس اس بات کو خاص طور پر ذہن نشین رکھ لیں کہ حقیر سمجھنا سوسائٹی میں عام عادت کے طور پر اپنانا ظلم ہے۔ اگر آپ اس کو عادت کے طور پر اپنائیں گے تو آپ کے اندر بھی تکبر پیدا ہوگا اور جس شخص کو آپ ذلیل سمجھ رہے ہیں ہو سکتا ہے وہ اللہ کی نظر میں ذلیل نہ ہو اور اس طرح آپ خود اللہ کی نظر میں ذلیل ہو جائیں گے۔

تو یہ ساری باریک راہیں ہیں تقویٰ کی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں تقویٰ یہاں پر ہے تو واضح ہے کہ یہ ساری تقویٰ کی باریک راہیں ہیں جن کو ہم نے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے سیکھنا ہے۔ اور ان کو باریکی سے نہیں سیکھیں گے تو تقویٰ یہاں پر ہے کے مضمون کا حق ادا ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تقویٰ کی باریک ترین راہوں پر سے گزرے ہیں۔ جب آپؐ سے تقویٰ سیکھنا ہے تو تقویٰ کی لطافتیں سیکھنا لازم ہے اس کے بغیر ہرگز یہ تقویٰ جو آپ سیکھ رہے ہیں وہ کاملۃً رسول اللہ ﷺ کی غلامی میں سیکھا ہوا تقویٰ نہیں ہوگا بلکہ باریک رستے ہیں جن پر چلنا پڑتا ہے اور میں تو یقین رکھتا ہوں کہ پل صراط دراصل اسی بات کا مظہر ہے ایک اتنا باریک تار کہ جس کے اوپر چلنا ناممکن دکھائی دیتا ہے ایک طرف جنت ہے ایک طرف جہنم کے شعلے ہیں۔

اور وہ لوگ جو خدا کے نزدیک تقویٰ کی باریک راہوں پر چلتے ہیں ان کو کوئی خوف نہیں تو باریک تار سے مراد یہ نہیں ہے کہ سچ مچ کا کوئی تار کھینچا جائے گا، اس پر چلنے کا حکم ہوگا۔ مراد یہ ہے کہ اس زندگی میں ہی آپ نے اپنا پل صراط بنانا ہے۔ اگر آپ تقویٰ کی باریک راہوں کو سیکھیں گے، غور کریں گے تو رفتہ رفتہ آپ کو احتیاط سے چلنے کی عادت پڑ جائے گی۔ جو قدم اٹھائیں گے پھونک کر اٹھائیں گے اور اس صورت میں اگر گرے بھی تو جنت کی طرف گریں گے، جہنم کی طرف نہیں گریں گے۔ **پس حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو تقویٰ کی باریک راہیں ہمیں سکھائی ہیں ان پر عمل کئے بغیر ہماری سوسائٹی سدھر سکتی ہی نہیں۔**

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون پر جو روشنی ڈالی ہے میں ایک دو اقتباس اس کے پڑھ کر سناتا ہوں باقی یہ مضمون ابھی ختم نہیں ہو سکا اس لئے وہ اگلی آیات کا مضمون شروع نہیں ہو سکتا۔ فرمایا، ”پھر چہارم درجہ کے بعد پانچواں درجہ وجود روحانی کا وہ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں ذکر فرمایا وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ۔ ”وہ لوگ“۔ یعنی ترجمہ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ”یعنی پانچویں درجے کے مومن جو چوتھے درجے سے بڑھ گئے“ یہ یعنی کے تابع ہیں تشریحی اور تفسیری ترجمہ ہے الفاظ نہیں ہیں ترجمے کے ”یعنی پانچویں درجے کے مومن جو چوتھے درجے سے بڑھ گئے ہیں وہ ہیں جو صرف اپنے نفس میں یہی کمال نہیں رکھتے جو نفس امارہ کی شہوات پر غالب آگئے ہیں اور اس کے جذبات پر ان کو فتح عظیم حاصل ہو گئی ہے بلکہ وہ حتی الوسع خدا اور اس کی مخلوق کی تمام امانتوں اور تمام عہدوں کے ہر پہلو کا لحاظ رکھ کر تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنے کی کوشش کرتے ہیں“۔

اب یہ تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنے کا ایک نیا مضمون ہے جو مسیح موعود علیہ السلام بیان فرما رہے ہیں۔ عام طور پر لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ شہواتِ نفسانی سے بچنے کا نام ہی تقویٰ ہے حالانکہ شہواتِ نفسانی سے بچنے کے بعد انسان اس قابل ہو جاتا ہے کہ تقویٰ کا مضمون سیکھے۔ یعنی اس کی باریک راہوں پر چلنا یہ شہوات سے بچنے کے بعد کی بات ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جو اپنے غصوں، اپنی شہوات کے مغلوب رہتے ہیں وہ تقویٰ سیکھ ہی نہیں سکتے۔ سردست میں اسی بات پر اکتفا کرتا ہوں باقی مضمون کو انشاء اللہ بعد میں بیان کروں گا کہ اپنے نفسانی جذبات پر غالب آنا یہ تقویٰ نہیں ہے، یہ تقویٰ کی تیاری ہے۔ کیونکہ وہ لوگ جو نفسانی جذبات پر غالب نہیں آسکتے مثلاً غصہ ان پر غلبہ پالیتا ہے، منہ سے بے ہودہ باتیں نکل پڑتی ہیں یا دوسروں کے ساتھ معاملے میں بھی جلد بازی سے کام لیتے ہیں ان چیزوں سے بچنے کا نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک تقویٰ نہیں ہے ان سے بچنے کے بعد تقویٰ کا سفر شروع ہوگا۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اپنے آپ کو تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے کے لئے اس حد تک تیار کر لے گی کہ ابتدائی شرط ضرور پوری ہو جائے۔ وہ ان جذبات اور کئی قسم کی باتیں ہیں جن کی تفصیل میں مجھے جانے کی ضرورت نہیں ہے مگر آئے دن انسان کا امتحان ہوتا رہتا ہے، آئے دن انسان کو یہ مراحل درپیش ہیں کہ وہ اپنے نفس کے غلبے کے تابع ہی زندگی بسر کر رہا ہوتا ہے۔ جب فیصلہ کرتا ہے نفس کے جوش کے نتیجے میں فیصلہ کرتا ہے تو اس جوش کو ٹھنڈا کرو، اس جوش کو جو ایک آگ ہے اس کو بجھاؤ۔ اس آگ کو بجھانے کا نام تقویٰ نہیں ہے۔ یہ آگ بجھے گی تو پھر آپ کو وہ جنت نصیب ہوگی جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نصیب ہوئی تھی یعنی آگ گلزار اس طرح بنائی جاتی ہے پہلے اس کے شعلوں کو ٹھنڈا کر دو پھر ان میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہ گلزار پھوٹے گا جس کا نام تقویٰ ہے۔ وہ ایک باغ ہے جنت کا جو تقویٰ کے نتیجے میں نصیب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☾☾☾☆......☆......☆☾☾☾

## بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

نہ صبر بھاری ہے نہ نماز بھاری ہے۔ خاشعین وہ ہیں جو یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ضرور ملنے والے ہیں اور یقیناً وہ اس کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ لقاء کے دو معنی ہیں بعض کو پیشی کے لئے بلایا جاتا ہے تا کہ جواب طلبی ہو اور ایک لقاء ہے جس سے دیدار کروانا مقصود ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ اپنا دیدار کرواتا ہے اور ان کا دیدار کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مومن اپنے اعمال کے اعتبار سے کبھی بھی یقین نہیں کرتے کہ وہ ضرور بخشے جائیں گے۔ وہ لقاء کی امید رکھتے ہیں لیکن یہ گمان ہے کہ اللہ ہمیں اپنی لقاء کا موقعہ عطا فرمائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے براہین احمدیہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس بھی پڑھ کر سنایا جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ خشوع کی حالت اس وقت تک خطرہ سے خالی نہیں جب تک کہ رحیم خدا سے تعلق نہ پکڑے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ رحیم عمل کی جزا دیا کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ خشوع و خضوع دو طریق پر ہوا کرتا ہے۔ ایک فرضی تعلق پر اور ایک حقیقی تعلق پر۔ ماں جب بچے کے لئے روتی ہے تو کون کہہ سکتا ہے کہ یہ فرضی تعلق ہے اور وہی ماں جب فرضی قصوں پر روتی ہے تو وہ رونا حقیقی نہیں ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سچی روح کے ساتھ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ایک قطرہ بھی بہایا جائے تو پھر وہی اس کی رحمتوں کی موسلادھار بارش میں بدل جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ توبۃ النصوح کے نتیجہ میں ہر وہ چیز جو اللہ کے تعلق کی راہ میں حائل ہوتی ہے وہ نہایت مکروہ دکھائی دینے لگتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ سچے خشوع کے نتیجہ میں انسان ہر قسم کی لغویات سے کلی منہ موڑ لیتا ہے۔ ☆......☆......☆

## چندہ تحریک جدید

کیا آپ نے سال 98-1997 کا چندہ تحریک جدید ادا کر دیا ہے؟۔ یاد رہے کہ تحریک جدید کے مالی سال کا اختتام ۳۱ر اکتوبر کو ہوتا ہے۔ اگر آپ نے ابھی تک اپنے وعدہ جات کی ادائیگی نہیں فرمائی تو بقایاجات کی فوری ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکالت مال)

SATELLITE WAREHOUSE
Muslim TV Ahmadiyya
CNN
Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:
SKY
Signal Master Satellite Limited
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey GU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740
ZEE TV

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

## دورہ جرمنی ۱۹ر تا ۳۱ر اگست ۱۹۹۸ء کی

# مصروفیات کی ایک جھلک

**(قسط نمبر ۵)**

### (ہفتہ ۲۹ر اگست ۱۹۹۸ء)

### انفرادی و فیملی ملاقاتیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسب معمول صبح دس بجے تا ۱۱ بجے بعض احباب کو ان کی درخواست پر پرائیویٹ ملاقات کا شرف بخشا۔ چنانچہ آج ۳۵ خاندانوں کے ۱۶۱۔ افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

### جرمن احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب

آج شام ساڑھے پانچ بجے بیت الرشید (ہمبرگ). کے بڑے ہال میں جرمن مہمانوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب تھی۔ مقررہ وقت پر ہال حاضرین سے بھر چکا تھا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کا جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ حسب سابق برادرم ہدایت اللہ ہیُش صاحب جرمن زبان میں ترجمانی کے فرائض سرانجام دینے کے لئے موجود تھے۔ سوالات حسب ذیل تھے:

☆...... بائبل اور قرآن میں کیا فرق ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ بائبل قرآن سے پہلے اتری اور دونوں کا ایک ہی منبع تھا۔ خدا نے پرانا عہدنامہ اور نیا عہدنامہ قرآن سے پہلے اتارا۔ قرآن کریم کے مطابق مذہب بھی ایک Evolution سے گزرتا ہے۔ اور یہ ارتقاء قرآن پر اپنے کمال کو پہنچا۔

☆...... مسلمانوں کے نزدیک عیسائی کافر کیوں ہیں؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کیونکہ وہ آنحضرت ﷺ پر ایمان نہیں لاتے اس لئے وہ کافر کہلاتے ہیں۔ اور عیسائی اس کفر پر فخر کرتے ہیں جبکہ مسلمان حضرت عیسیٰؑ کو مانتے ہیں۔ قرآن کریم نے عیسائیوں کو "اہل کتاب" کے نام سے یاد کیا ہے۔ قرآن کے مطابق تمام عیسائی ایک طرح کے نہیں۔ بعض یہ مانتے ہیں کہ جو کلام خدا کی طرف سے اترے اس پر ایمان لاتے ہیں اور جب وہ یہ کلام سنتے ہیں تو ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑتے ہیں۔

☆...... اسلام کے دیگر مذاہب سے کیا تعلقات ہیں؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اسلام کے مطابق گزشتہ تمام مذاہب درست ہیں اور سچے ہیں، خدا کی طرف سے ہیں۔ اپنے آغاز میں سچے تھے بعد میں پیروؤں نے مذاہب کی اصل صورت کو تبدیل کر دیا۔

☆...... آپ کا مذہب انسانی حقوق کے بارہ میں کیا کہتا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قرآن کریم چودہ سو سال قبل نازل ہوا اور اس نے انسانی حقوق بیان فرمادئے۔ اس کے برعکس UNO نے کبھی انسانی حقوق کے لئے کام نہیں کیا، صرف سپرپاور کے لئے کام کرتی ہے۔ پہلے روس و امریکہ کی غلام تھی اب امریکہ کی غلام ہے۔ صرف نام میں یونائٹڈ نیشن ہے اصل میں تمام پراگندہ ہیں۔

حضور نے فرمایا پاکستان میں احمدیوں کے انسانی حقوق کو پاؤں تلے روندا گیا ہے، انسانی حقوق والوں نے کیا کیا ہے؟ کچھ بھی نہیں کیا۔

قرآن کے مطابق عدل سے انسانی حقوق ادا کئے جائیں۔ تمام لوگ جہاں مرضی رہتے ہوں، جس قوم سے چاہے تعلق ہو، سب سے عدل سے معاملہ ہونا چاہئے۔ مجھے UNO کا ایسا چارٹر تو دکھائیں جس میں ایسا ہو۔ چین سے اور طرح کا سلوک ہے، امریکہ کے دوستوں سے سلوک اور طرح کا ہے، دشمنوں سے سلوک اور طرح ہے۔ حالانکہ سب سے Absolute Justice ہونا چاہئے۔

قرآن کہتا ہے کہ جب دشمن سے بھی سلوک کرو انصاف سے کرو اگر ایسا ہو تو دنیا میں ایک طرح سے جنت کا نظارہ ہو جائے۔

☆...... آپ کے نزدیک اسلام اور مغربی یورپ کا آپس میں کیا تعلق ہے یا کیا ہوگا؟ حضور انور ایدہ اللہ نے اس سوال کے جواب میں وضاحت فرمائی کہ اسلام اور موجودہ دور کے مسلمان دو الگ چیزیں ہیں۔ مذہب اسلام وہ ہے جو قرآن میں ہے اور حضرت محمد ﷺ کے اقوال اور افعال میں۔ موجودہ انتہاپسندوں کا طرز عمل سراسر اسلام کے خلاف ہے۔

حضور نے فرمایا اگر آپ گزشتہ تاریخ پر نظر دوڑائیں تو عیسائیوں کا رویہ آپ کو سمجھائے گا کہ عیسائیوں کا رویہ کیسا تھا۔ یہاں جرمنی میں ایک گروپ نے دوسرے پر مظالم کئے۔ عورتیں بچے ذبح کئے گئے۔ یہودیوں کو عیسائیت کے نام پر جلایا گیا۔ کیا آپ اس کو عیسائیت کا نام دیں گے؟ ہمارے نزدیک عیسائیت وہ ہے جو حضرت عیسیٰؑ نے سکھائی۔ یہی صورت اس وقت مسلمانوں کے ساتھ ہے۔

☆...... اسلام جو امن پسند مذہب ہے اس میں کیوں انتہاپسندی ہو رہی ہے اور بہت سے لوگ قرآن کو غلط کیوں سمجھتے ہیں؟ اس سوال کا مختصر جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ جب لوگ مذہب کی بنیاد سے دور ہوتے ہیں تو ہمیشہ وہ انتہاپسندی میں چلے جاتے ہیں۔ اسلام بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔

☆...... میڈیا میں روزانہ اسلام کی تصویر جنگ اور عورتوں سے بدسلوکی کی صورت میں پیش کی جاتی ہے۔ آپ لوگ مسلمان ہیں جو بہت امن پسند ہیں، دوست ہیں۔ دوسری طرف افغانستان والے، سوڈان والے بھی قرآن کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ ابن لادن تمام مسلمانوں کو جنگ کی طرف بلا رہا ہے۔ آپ اس Holy War کو کس طرح دیکھتے ہیں؟

اس سوال کا جواب حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے تفصیل سے دیا اور فرمایا کہ یہ سوال غلط فہمیوں پر مبنی ہے کہ دونوں رویے یعنی انتہاپسندوں کا رویہ بھی قرآن پر مبنی ہے اور ہمارا رویہ جو اچھا ہے وہ بھی قرآن پر مبنی ہے۔ یہ غلط ہے کہ ایک کتاب سے دونوں طرح کا رویہ ظاہر ہو۔ ہم جب قرآن کی بات کرتے ہیں تو اسے قرآن سے پیش کرتے ہیں۔ ابن لادن نے کب ایسا کیا ہے؟ اگر وہ قرآن کی آیات پیش کرے کہ امریکہ اور مغرب کے خلاف اسے فتویٰ ملتا ہے تو ہم قرآن سے اس کا مقابلہ کریں گے۔ یہ انتہاپسند قرآن سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ وہ آنحضرت ﷺ کی زندگی میں سے ایک واقعہ بھی پیش نہیں کر سکتے جو ان کی مدد کرے۔ اس کے علاوہ مغربی میڈیا بھی انصاف پر مبنی نہیں ہے۔ جب آئرلینڈ میں دہشت گردی ہو تو عیسائیت پر الزام نہیں لگاتے اور جب چند سرپھرے مسلمان ایسا کریں تو اسلام پر الزام لگاتے ہیں۔ جو فریق بھی حق پر ہو میں اس کی تائید کرتا ہوں۔ کینیا، تنزانیہ میں جنہوں نے معصوم لوگوں کی جانیں لیں امریکہ اگر ان سے بدلہ لیتا ہے تو یہ اس کا حق ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں۔ جہاں تک افغانستان کا تعلق ہے وہاں امریکہ طالبان کی پشت پر ہے اور سب کچھ وہی کروا رہا ہے کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ سنٹرل ایشیا (رشیا کی مسلم ریاستوں) اور ایران کے درمیان ایک مسلم انتہاپسندوں کی طاقت پیدا کر دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنی اس بات کی تائید میں دلائل دیتے ہوئے مزید فرمایا کہ طالبان جو ہتھیار استعمال کر رہے ہیں وہ نہ تو چین سے آتے ہیں، نہ رشیا سے، نہ ہی ایران سے کیونکہ یہ ان کے مقصد کے خلاف استعمال ہو رہے ہیں۔ اب طالبان کے پاس فائٹر اور بمبار طیارے ہیں، جدید اسلحہ ہے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ درّہ میں بن رہے ہیں؟ اس کے پیچھے صرف اور صرف امریکہ کی دلچسپی ہے اور شروع سے وہ طالبان کی مدد کر رہا ہے۔

ابن لادن کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے امریکہ کی دوغلی پالیسی کا ذکر کیا اور فرمایا کہ جب تک وہ امریکہ کے خلاف نہیں ہوا وہ اس کی مدد کرتے رہے۔ دوسرے ممالک میں وہ Disorder کرتا رہا اس وقت تک وہ اچھا آدمی تھا۔ کینیا اور تنزانیہ کے واقعات کے بعد اس کے خلاف ہوگئے۔ یہ سب کچھ بتاتا ہے کہ امریکہ انصاف پر قائم نہیں، وہ خود ان واقعات کا ذمہ دار ہے جو ہو رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا اگر عراق یا لیبیا اس واقعہ میں ملوث ہوتا تو امریکہ تمام لیبیا اور عراق کو بدلہ کی خاطر تباہ کر دیتا۔ یہاں اس کا رویہ مختلف ہے۔ امریکہ کسی طرح طالبان کا سنٹر تباہ کر دیتا اس لئے سابق صدر افغانستان ربانی نے کہا کہ امریکہ کی افغانستان پر بمباری غلط ہے اسے ان سنٹروں کو تباہ کرنا چاہئے جہاں ان کو تیار کیا جاتا ہے۔ آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ کوئی جنگ Holy نہیں سوائے اس کے کہ وہ دفاع میں لڑی جائے۔

☆......اس خوبصورت زمین پر لڑائی کیوں ہے حالانکہ یہ بہت بڑی ہے اور سب کے لئے جگہ ہے؟ اس سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا اس کی وجہ اخلاقیات کا فقدان ہے۔ آج کا آدمی اپنے رویے کی وجہ سے غیر اخلاقی حیوان بن چکا ہے۔ یورپ میں خاص طور پر ایسا ہے۔ مارکس نے سوشلزم کا نعرہ لگایا جس وقت وہ پیدا ہوا اس نے انسانی فطرت کو پڑھا اور اسے اخلاق سے عاری سمجھا۔ اس کی سمجھ غلط تھی۔ انسان پیدائشی طور پر معصوم پیدا ہوتا ہے اور پھر اردگرد کا ماحول اس کو بداخلاق بنا دیتا ہے۔ آج بھی یہی کیفیت ہے اور یہ بات بائبل اور قرآن کریم سے بھی ثابت ہے۔

☆......اکانومی کا بنیادی اصول کیا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ نے مغربی دنیا کی اکانومی کا اصول بیان کرتے ہوئے فرمایا بنیادی بات یہی ہے کہ دوسرے ممالک سے رقم ان کے ملک میں آئے۔ مغربی ممالک کا رویہ اپنے لوگوں سے اور طرح سے ہے اور تیسری دنیا کے ممالک سے مختلف ہے۔ یورپ میں اگر اپنے لوگوں سے اچھا سلوک نہ کریں تو ان کو حکومت سے باہر نکال دیں۔ تیسری دنیا میں ایسا نہیں وہ اپنے لوگوں سے بھی انصاف کا سلوک نہیں کرتے اور غریبوں سے بہت برا سلوک ہوتا ہے۔ دنیا میں اکانومی اس وقت بہت طاقتور مافیا کے ہاتھوں میں ہے جو بڑے ممالک کی اقتصادیات کو تباہ کر دیتے ہیں جیسے رشیا کے ساتھ ہوا ہے۔ جب تک بڑے لیڈر Absolute Justice اور Morality کو اختیار نہ کریں صورت حال کا بہتر ہونا مشکل ہے۔ اگر دنیا میں کہیں احمدی اسٹیٹ قائم ہو تو ہم آپ کے سامنے ایک ماڈل کے طور پر اسے پیش کریں گے۔

☆...... پتھروں کا انسانوں کے جسم اور روح پر کیا اثر ہوتا ہے؟ حضور نے فرمایا کہ اگر خاص چیز انگلی میں پہنی جائے تو یہ خون پر نروس سسٹم پر اثرانداز ہوگی۔ اور آدمی کو اس کا پتہ نہیں چلتا۔ ہومیوپیتھی بھی اسی طرح ہے۔ جو لوگ ایلومینیم کے برتنوں میں لمبے عرصے تک کھانا کھاتے ہیں ان کے خون کی شریانیں جو دماغ کو جاتی ہیں سکڑ جاتی ہیں ایسے لوگ قبل از وقت بوڑھے ہو جاتے ہیں۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ میں اس بات کے خلاف ہوں کہ فلاں پتھر پہنوں تو خوش نصیب ہو جاؤں گا۔ یہ حالات پر منحصر ہے نہ کہ پتھر پر۔ قسمت پر اس کا اثر نہیں ہوتا۔

☆...... کیا احمدی گانے بنا سکتا ہے جیسے امریکہ میں Street Life میں ہوتا ہے؟ اس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج کا امریکہ کا Pop Music لوگوں میں اچھائی پیدا نہیں کر رہا۔ پرانے وقتوں میں میوزک سننے پر سکون محسوس ہوتا تھا۔ پاپ میوزک سننے والے پاگلوں کی طرح حرکتیں کرتے ہیں اور معاشرے کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔

☆...... کیا امریکن فلم سٹارز کی تصاویر گھروں میں لگانا درست ہے؟ فرمایا یہ حماقت ہے۔

☆...... کیا ہم اس معاشرے میں اسلام کے اصولوں کے مطابق رہ سکتے ہیں؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا یہاں ہزاروں پاکستانی، البانین، بوسنین ہیں وہ

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

# پاکستان کے آئین میں
# پندرھویں ترمیم یا شریعت بل پر
# مختلف سیاسی راہنماؤں اور دانشوروں کے تبصرے

(ہدایت زمانی)

(دوسری قسط)

## نفاذ شریعت کے اعلان سے قیام پاکستان کا مقصد پورا ہو گیا۔

(نواز شریف کا اعلان)

وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا کہ نفاذ شریعت کے اعلان سے قیام پاکستان کا اصل مقصد پورا ہو گیا ہے۔ میں نے قوم سے کیا ہوا وعدہ پورا کیا۔ علماء کرام اور قوم آگے آکر اس میں اپنا کردار ادا کرے۔ پاکستان کو عالم اسلام کے لئے قلعہ بنائیں گے۔ اب ہر کسی کو فوری اور سستا انصاف ملے گا۔ کسی کے ساتھ ظلم یا ناانصافی نہ ہو گی۔

(روزنامہ 'السلام علیکم پلکستان' لندن ۷ر ستمبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

## نواز حکومت، آئین اور عدلیہ کے لئے خطرہ بن چکی ہے (ولی خان)

اے این پی کے لیڈر خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت آئین، جمہوریت، عدلیہ اور ریاستی اداروں کے لئے خطرہ بن چکی ہے۔ اور فیڈریشن کو تباہ کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۷۳ء کا دستور متفقہ طور پر بنایا گیا تھا اور چاروں صوبوں کا اس آئین پر اتفاق رائے تھا۔ بد قسمتی سے اس آئین میں اب تک ۱۴ ترامیم ہو چکی ہیں اور وزیر اعظم نواز شریف ۱۵ ویں ترمیم کے ذریعہ ۷۳ء کے آئین کی اصلی روح کو ختم کر دینا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ۱۹۷۳ء کا دستور ختم ہو گیا تو پھر ملک کو دوسرا متفقہ آئین قیامت تک نہیں مل سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ وفاق پاکستان کی تباہی کے سامان ہو رہے ہیں اور ہم گھروں میں ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ موجودہ حکومت کو رخصت کئے بغیر کوئی چارہ نہیں رہا۔

(روزنامہ 'السلام علیکم پلکستان' لندن ۷ر ستمبر ۹۸ء)

FOZMAN FOODS
A LEADING
BUYING GROUP
FOR GROCERS
AND C.N.T.SHOPS
2- SANDY HILL ROAD
ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-553-3611

## موجودہ حکمران بد عنوان، چور اور ڈاکو ہیں، نفاذ شریعت کی اہلیت نہیں رکھتے۔ (عمران خان)

تحریک انصاف کے چیئرمین عمران خان نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نواز شریف شریعت کے نام پر اپنے حواریوں کو مسلط کرنا چاہتے ہیں اور شخصی آمریت کی راہ ہموار کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکمران بد عنوان چور اور ڈاکو ہیں۔ ان میں سے ایک لیڈر بھی ایسا نہیں جو ملک میں شریعت کا نظام نافذ کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔

(روزنامہ 'السلام علیکم پلکستان' لندن یکم ر ستمبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

## شریعت بل پاکستان کے اتحاد کے خلاف سازش ہے (الطاف حسین)

ایم کیو ایم نے ۱۵ ویں آئینی ترمیم کو پاکستان کی یک جہتی، اتحاد اور استحکام پاکستان کے خلاف ایک سازش قرار دیتے ہوئے اس کی بھرپور مخالفت کا فیصلہ کیا ہے۔ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ اس بل پر ہماری اصولی مخالفت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس بل پر پاکستان کے عوام نے بالعموم اور مختلف مکاتب فکر مذہبی جماعتوں میں اس بل کے بارے میں خدشات پائے جاتے ہیں۔ خصوصاً خواتین اور مذہبی اقلیتوں میں ابھرنے والے خدشات زیادہ ہیں۔ الطاف حسین نے کہا ایم کیو ایم نے حکومت پر واضح کر دیا ہے کہ وہ کسی ایسے موقف کی حمایت نہیں کرے گی جس سے پاکستان میں بسنے والے کسی بھی شہری کے مذہبی اور بنیادی انسانی حقوق غصب ہونے کا اندیشہ لاحق ہو۔

(روزنامہ 'السلام علیکم پلکستان' لندن ۶ر اکتوبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

## نواز شریف کو امیر المومنین کا خطاب دے کر نہ صرف شریعت کا مذاق اڑایا ہے بلکہ خلفائے راشدین کی بھی توہین کی گئی ہے۔ (پیپلز پارٹی)

پیپلز پارٹی سے تعلق رکھنے والے سینیٹر شیخ رفیق احمد، سید قائم علی شاہ اور فیڈرل کونسل کے رکن عمران خان بجارانی نے کہا کہ نواز شریف ملک میں آمریت کے خواہاں ہیں اور اللہ کی حاکمیت کی بجائے اباجی کی حاکمیت کے خواہشمند ہیں۔ اپنے مشترکہ بیان میں انہوں نے کہا ہے کہ پندرھویں ترمیم شخصی آمریت کا سبب بنے گی جسے کوئی بھی ذی شعور مسلمان تسلیم نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ جو شخص پوری قوم کا نادہندہ ہو وہ امیر المومنین کیسے کہلا سکتا ہے۔ اس طرح کنونشن میں شرکت کرنے والے علماء نے نواز شریف کو امیر المومنین کا خطاب دے کر نہ صرف نفاذ شریعت کا مذاق اڑایا ہے۔ بلکہ خلفائے راشدین کی بھی توہین کی ہے۔

(روزنامہ 'السلام علیکم پلکستان' لندن ۱۰ر ستمبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

## آئین کی ۱۵ ویں ترمیم کے مجوزہ بل کی پارلیمنٹ کے اندر اور باہر بھرپور مخالفت کی جائے گی۔ (مشترکہ اپوزیشن)

قومی اسمبلی میں پیپلز پارٹی اور اس کی حلیف جماعتوں کے مشترکہ پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں اس عزم کا اعادہ کیا گیا ہے کہ حکومت کی جانب سے آئین کی ۱۵ ویں ترمیم کے مجوزہ بل کی پارلیمنٹ کے اندر اور باہر بھرپور مزاحمت کی جائے گی۔

مشترکہ اپوزیشن نے اس امر پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے کہ ایک فرد واحد کو مطلق العنان حکمران بنانے کے لئے تیار کی گئی ۱۵ ویں ترمیم کے بل کو شریعت بل کا نام دیا جائے گا جو قطعی غیر مناسب بات ہے۔

مشترکہ اپوزیشن نے وزیر اعظم کے اس بیان کو جس میں انہوں نے عوام خصوصاً مذہبی عناصر سے کہا ہے کہ وہ سڑکوں پر آکر شریعت بل کے مخالفین کا گھیراؤ کریں اور اس حوالے سے مسلح جدوجہد کریں پر سخت نوٹس لیتے ہوئے خبردار کیا کہ اگر وزیر اعظم یا ان کی حکومت نے ملک میں انارکی یا خانہ جنگی کروانے کی کوشش کی تو اپوزیشن اس کا بھرپور طریقے سے جواب دے گی۔

(روزنامہ 'السلام علیکم پلکستان' لندن ۱۱ر ستمبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

## اس بل نے ملک میں اسلام کو متنازعہ بنا کر رکھ دیا ہے۔ (واجد شمس الحسن)

واجد شمس الحسن لندن میں سابق ہائی کمشنر پاکستان نے کہا ہے کہ رائے ونڈ برانڈ شریعت بل کی وجہ سے ملک کے تمام طبقوں کی طرف سے سوائے ان کے جو حکومت کے تنخواہ دار ہیں یا جن کا محکمہ اوقاف کی آمدنی پر گزارہ ہے۔ سخت احتجاجی رد عمل ہوا ہے۔ ملک میں آج تک کسی بات پر بھی اتنے غم و غصہ کا اظہار نہیں کیا گیا جتنا کہ نواز شریف کا مذہب کو استعمال کر کے ذاتی مفادات حاصل کرنے پر کیا گیا ہے۔ شیعہ، سنی، اقلیتیں، قانون دان، صحافی، ریٹائرڈ جج صاحبان اور وکلاء سبھی نے شریعت بل کی آڑ میں حکومت کی بدنیتی کے خلاف آواز بلند کی ہے۔ اس بل نے ملک میں اسلام کو متنازعہ بنا کر رکھ دیا ہے۔ خود مسلم لیگ کے ممبران پارلیمنٹ اور سینیٹرز نے بھی برملا اس بات کا اظہار کیا ہے کہ وہ نواز شریف کے اس خلافِ اسلام جرم کی حمایت نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ وہ استعفیٰ دینا پسند کریں گے مگر نواز شریف کی امیر المومنین بننے کی سکیم کا ساتھ نہیں دیں گے۔ ان میں سے اکثر نے حکومت کو یہ بھی یاد دلایا کہ جو کچھ وہ کر رہی ہے وہ قائداعظم محمد علی جناح کی خواہشات کے بالکل الٹ ہے۔ کیونکہ قائداعظم محمد علی جناح بڑی سختی سے ریاست کے انتظامی امور میں سیاست کو مذہب سے علیحدہ رکھنے کے حق میں تھے۔

(Daily East London ۱۹ر ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

## ۱۵ ویں ترمیم کے خطرناک نتائج بر آمد ہونگے۔ (خورشید قصوری)

مسلم لیگ کے نائب صدر اور رکن قومی اسمبلی میاں خورشید قصوری نے وفاقی وزیر برائے مذہبی و اقلیتی امور راجہ ظفر الحق کو ارسال کئے گئے ایک خط میں مجوزہ ۱۵ ویں آئینی ترمیم کے بارے میں اپنی تجاویز سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر بل موجودہ شکل میں منظور ہو جائے تو نہ صرف ہماری حکومت کے لئے بلکہ ریاست پاکستان کے لئے اس کے نہایت سنگین اور تباہ کن نتائج مرتب ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس بل کے ذریعہ دانستہ طور پر اسلام کے بارہ میں غیر ضروری تنازع کھڑا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(روزنامہ جنگ لندن ۳۰ر ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

## شریعت بل معاشی حالات سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ (جاوید جبار)

سابق صدر مملکت سردار فاروق احمد لغاری کی نو تشکیل شدہ ملت پارٹی کے سیکرٹری جنرل اور سابق وفاقی وزیر جاوید جبار نے حکومت کے خلاف قومی تحریک شروع کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے امن و امان اور خراب معاشی حالات سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لئے شریعت بل پیش کیا ہے اور اس مقصد کے لئے اسلام کے مقدس نام کو استعمال کیا جا رہا ہے۔

(روزنامہ 'السلام علیکم پلکستان' لندن ۱۲ر ستمبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

## شریعت بل آئین کی حیثیت ختم کر دے گی اور مذہب کو مذاق بنا دے گی۔

(پروفیسر کرار حسین)

پروفیسر کرار حسین جو بلند پایہ ادیب مانے جاتے ہیں لکھتے ہیں: نواز شریف کا اسلامائزیشن پروگرام نہ صرف آئین کی حیثیت ختم کر دے گی بلکہ مذہب کو بھی مذاق بنا دے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس سے پہلی حکومتوں نے بھی اسلام کو استعمال کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وقت کا تقاضا تھا کہ مذہبی تنظیموں کی قوت کو ختم کیا جاتا مگر موجودہ حکومت نے اس کے بالکل برعکس قدم اٹھایا ہے جس کی وجہ سے ملک میں فرقہ واریت بڑھے گی اور مذہبی رواداری کا فقدان ظاہر ہو گا۔

حکومت جس طرح زبردستی اسلامی اصطلاحات کو ملک میں نافذ کر رہی ہے اسے کوئی کامیابی نصیب نہیں ہو گی اور لوگ اس کی سخت مزاحمت کریں گے۔

(روزنامہ جنگ لندن ۱۲ر ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

## حکمران اسلام اور شریعت کی توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

(آغا سید حامد علی شاہ موسوی)

تحریک نفاذ جعفریہ کے سربراہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا ہے کہ حکومتی شریعت بل کی مخالفت کو شریعت کی مخالفت قرار دے کر حکمران اسلام اور شریعت کی توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ آغا موسوی نے کہا کہ حکمران اسلام کے نام پر آمریت اور شریعت کی آڑ میں شرارت پر تُلے ہوئے ہیں۔

(روزنامہ 'السلام علیکم پلکستان' لندن ۱۱ر ستمبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

## شریعت بل پاکستان کے عوام کے خلاف بہت بڑی سازش ہے۔(قاضی عبدالقدیر خاموش)

قاضی عبدالقدیر خاموش سربراہ جمیعت علمائے اہل حدیث نے وزیر اعظم نواز شریف کے خلاف آئین کی دفعہ ۶ کے تحت غداری کا مقدمہ درج کرانے کے لئے لاہور ہائی کورٹ کے روبرو آئینی درخواست دی ہے جس میں وزیر اعظم پاکستان، سپیکر قومی اسمبلی، وزارت قانون اور وفاق پاکستان کو فریق بناتے ہوئے مؤقف اختیار کیا گیا ہے کہ حکومت نے اسلامی نظریاتی کونسل کی حتمی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی بجائے اس کے برعکس بدنیتی کی بنیاد پر ۱۵ ویں آئینی ترمیم کا بل پیش کر دیا جو آئین کے منافی ہے۔ یہ بل پاکستان کے عوام کے خلاف بہت بڑی سازش ہے۔ اس آئینی خلاف ورزی سے وزیر اعظم آئین کو سبوتاژ کرنے کے مرتکب ہوئے ہیں جس کی وجہ سے وفاق پاکستان کو شدید خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ لہذا وزیر اعظم کے خلاف آرٹیکل ۶ (غداری) کے تحت کارروائی کی جائے اور متنازعہ بل کی اسمبلی میں پیش رفت روک دی جائے۔

(روزنامہ جنگ، لندن ۱۲ر ستمبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

## پندرھویں ترمیم کے حوالے سے ملک میں نیا بحران پیدا کر دیا گیا ہے

(منظور احمد وٹو)

سابق وزیر اعظم پنجاب منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نے پندرھویں ترمیم کے حوالے سے ملک میں ایک نیا بحران پیدا کر دیا ہے۔ نفاذ شریعت کی آڑ میں وزیر اعظم مطلق العنان حکمران بننا چاہتے ہیں۔ جہاں وہ عدلیہ کے اختیارات، پریس کی آزادی اور اقلیتوں کے حقوق کو سلب کرنا چاہتے ہیں۔ اور ملک میں ون پارٹی سسٹم نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ پاکستان کے عوام اپنے حقوق غصب کرنے کی ایسی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

(روزنامہ 'السلام علیکم پلکستان' لندن ۱۲ر ستمبر ۹۸ء)

انہوں نے کہا کہ نواز شریف صوبائی خود مختاری اور ۷۳ء کے آئین کی نفی کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ نواز شریف اپنے وجود پر اسلام نافذ نہیں کر سکتا تو ملک میں کیا اسلام لائے گا؟

(روزنامہ 'السلام علیکم پلکستان' لندن ۶ر اکتوبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

## اگر شریعت بل پاس ہو گیا تو ہمارا اس ملک میں رہنا اور جینا محال ہو جائے گا۔(بشپ رافن جولیس)

اقلیتی رکن قومی اسمبلی اور بشپ آف پاکستان ڈاکٹر روفن جولیس نے کہا ہے کہ میں سو بار کہوں گا کہ شریعت بل ہمارے لئے موت کا پروانہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ شریعت بل کی مخالفت کی وجہ مذہبی بنیاد پرستی ہے۔ دفعہ 295/C کے خوف کی وجہ سے مسیحی راہنماؤں کی راتوں کی نیندیں اڑ گئی ہیں کہ خدا جانے کب کوئی بے گناہ مسیحی اس کے رگڑے میں آ جائے۔ اب اگر شریعت بل منظور ہو گیا تو ہمارا اس ملک میں رہنا اور جینا محال ہو جائے گا۔

(روزنامہ 'السلام علیکم پلکستان' لندن ۱۱ر ستمبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

## شریعت بل کو نفاذ اسلام سمجھنا دانشمندی نہیں۔(انصار الاسلام پاکستان)

شریعت بل کو نفاذ اسلام سمجھنا دانشمندی کی علامت نہیں۔ شریعت بل کے حامیوں کو بہت جلد پشیمانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ پچاس برسوں میں حکمرانوں نے علماء کی نفاذ اسلام کی دیرینہ خواہش سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں استعمال کیا۔ ایسے علماء کو ماضی سے بدتر خسارہ اور پشیمانی کا سامنا کرنا پڑے گا اور شریعت بل کی حمایت جیسے بے بصیرتی کے فیصلہ پر اس طرح پچھتانا ہو گا جیسا کہ پہلے کئی مرتبہ ہو چکا ہے۔

(روزنامہ 'السلام علیکم پلکستان' لندن ۱۳ر ستمبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

## ۱۵ ویں آئینی ترمیم کا بل واپس لیا جائے ورنہ ملک کسی شدید بحران سے دوچار ہو جائے گا (کرسچین لیبر فرنٹ)

پاکستان میں عیسائیوں کی سب سے بڑی سیاسی جماعت کرسچین لیبر فرنٹ نے ۱۵ ویں آئینی ترمیم کے خلاف ملک بھر میں احتجاجی تحریک چلانے کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم نواز شریف کی شریعت کنونشن میں کی گئی تقریر کو انتہائی اشتعال انگیز قرار دیا اور کہا کہ وزیر اعظم نے امن و سلامتی کی بات کرنے کی بجائے مسلمان علماء کو کھلی بغاوت پر اکسایا ہے جو قومی استحکام اور یک جہتی کے خلاف ہے۔ اس سے ملک میں خانہ جنگی ہو گی اور قتل و غارت کا بازار گرم ہو جائے گا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ پندرھویں آئینی ترمیم کا بل واپس لیا جائے ورنہ ملک کسی شدید بحران سے دوچار ہو جائے گا۔

(جنگ لندن ۷ر ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

## ہم موجودہ حکومت سے کسی بہتری کی امید نہیں رکھ سکتے۔(جوزف فرانسس)

پاکستان کرسچین نیشنل پارٹی کے جنرل سیکرٹری جوزف فرانسس نے کہا ہے کہ ہم اس ترمیم کو ماننے کے لئے آمادہ نہیں کیونکہ اس سے عورتوں اور مذہبی اقلیتوں کے حقوق متاثر ہونگے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں بتلایا جاتا ہے کہ مذہبی اقلیتوں کے تحفظ کے لئے آئین میں دفعات موجود ہیں مگر ان پر تو عمل نہیں کیا جاتا اور مذہبی اقلیتوں کو ہی ٹارگٹ بنایا جاتا ہے۔ ہم موجودہ حکومت سے کسی بہتری کی امید نہیں رکھ سکتے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۳ر اگست کو اخبارات کے مطابق صدر پاکستان نے آرڈر جاری کیا تھا کہ ملک کی کلیدی آسامیوں سے تمام غیر مسلموں کو ہٹا دیا جائے اس طرح اقلیتوں پر ان آسامیوں کے دروازے بند کر دئے گئے ہیں۔ جسٹس کارنیلیس کے بعد پہلے غیر مسلم جج کی تقرری رفیق تارڑ کے حکم سے روک دی گئی۔

ایم ایل شہانی کو سندھ ہائی کورٹ کا جج مقرر کیا گیا مگر رفیق تارڑ کے صدر کے عہدہ پر حلف اٹھانے کے سات دن بعد شہانی کی تقرری کو کنفرم نہیں کیا گیا اور اس طرح اسے اس عہدہ سے ہٹا دیا گیا۔

(روزنامہ جنگ لندن ۱۲، ر ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

## یہ بل پاکستان فیڈریشن کی بنیادوں کو ہلانے والی آخری کڑی ہے۔(سینیٹر اکرم شاہ)

پختونخواہ ملی عوامی پارٹی کے...... سینیٹر اکرم شاہ نے کہا کہ یہ بل پاکستان فیڈریشن کی پہلے سے کمزور شدہ بنیادوں کو ہلانے والی آخری کڑی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بعض مفاد پرست اسلام کا نعرہ لگا کر زیادہ دولت اور زیادہ طاقت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

(رونامہ نیشن لندن۔ ۱۰ر ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

## اصل مسئلہ اسلامائزیشن کا نہیں بلکہ اقتصادی بحالی کا ہے۔(بدر ابڑو)

بدر ابڑو، ریسرچ جرنلسٹ لکھتے ہیں کہ حکومت اقتصادی میدان میں اپنی مسلسل ناکامی پر پردہ ڈالنے کے لئے لوگوں کی توجہ دوسری طرف مبذول کرانا چاہتی ہے۔ اور وہ فرقہ واریت کو ہوا دے کر لوگوں کو تقسیم کر رہی ہے۔ اسلام کے کئی فرقے ہیں۔ حکومت سب فرقوں کی تسلی کے لئے کس طرح قانون سازی کر سکتی ہے۔ موجودہ حکومت جن کے نقش قدم پر چل رہی ہے، ضیاء کی طرف یہ حکومت بھی اپنے دور اقتدار کو طول دینے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہے۔ ملک کے سامنے اس وقت اصل مسئلہ اسلامائزیشن کا نہیں بلکہ اقتصادی بحالی کا ہے۔

(روزنامہ جنگ لندن ۱۲ ر ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

## ۱۵ ویں ترمیم کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں، محض تعصب بڑھے گا۔(حامد ناصر چٹھہ)

مسلم لیگ چٹھہ گروپ کے سربراہ حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت نے ملک کو تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا ہے اور تمام اداروں کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ جس کی وجہ سے ملک میں لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال دن بدن گھمبیر ہوتی جا رہی ہے۔ جبکہ صنعت و زراعت اور تجارت کے شعبوں کو بھی ناقابل تلافی نقصان پہنچ چکا ہے اور قوم اقتصادی زبوں حالی کا شکار ہو چکی ہے۔

انہوں نے کہا کہ وہ حکومت کے خاتمے کے لئے جلد کال دینے والے ہیں کیونکہ ملک کی سلامتی اور تحفظ کے لئے حکمرانوں سے نجات ضروری ہو چکی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں حامد ناصر چٹھہ نے کہا کہ ۱۵ ویں ترمیم کے ذریعہ دفعہ ۲۳۹ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں، اس سے صوبائی تعصب بڑھے گا اور وفاق کو زبردست دھچکا لگے گا۔

(روزنامہ 'السلام علیکم پلکستان' لندن ۷ر ستمبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

## آخر کون لوگ ہیں جو یہ نظام نافذ کریں گے ؟۔(شبیر احمد خان)

شباب ملّی پاکستان کے مرکزی صدر شبیر احمد خان نے کہا ہے کہ نواز شریف عوام کو بے وقوف بنا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صرف شریعت بل پاس ہو جانے سے اسلام کیسے نافذ ہو جائے گا۔ کیا نواز شریف کے پاس کوئی ایسی گیدڑ سنگھی ہے جو وہ سب کو سونگھا کر ذہن یکدم تبدیل کر دیں گے۔ یہ تھانے، یہ عدالتیں، یہ ادارے اور ان کے سربراہ کیسے ایکدم نیک بن جائیں گے۔ شباب ملّی کے صدر نے کہا کہ موجودہ کابینہ میں کتنے لوگ ہیں جو پانچ وقت نماز ادا کرتے ہیں۔ جن کے گھر مکمل شریعت کے مطابق ہیں۔ آخر کون لوگ ہیں جو یہ نظام نافذ کریں گے۔ یا کوئی فرشتہ نازل ہو گا۔

(روزنامہ 'السلام علیکم پلکستان' لندن ۱۰ر ستمبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

## شریعت نافذ کرنے والوں کے کردار کا مظاہرہ!

مورخہ ۶ر ستمبر ۱۹۹۸ء کو وزارت مذہبی امور کی طرف سے شریعت کے سلسلے میں منعقدہ ایک قومی مشاورتی کنونشن میں ملک بھر سے علمائے کرام، مساجد کے خطیب اور دیگر مذہبی شخصیات مدعو تھیں۔ وزیر اعظم محمد نواز شریف کی تقریر کے بعد جونہی اجتماعی دعا ختم ہوئی شرکاء نے تیزی سے اور پوری قوت کے ساتھ سبزہ زار کا رخ کیا جہاں ظہرانے کا بندوبست کیا گیا تھا۔ تمام انتظامات تہس نہس ہو کر رہ گئے۔ وزارت مذہبی امور کی طرف سے لنچ باکسوں کا انتظام کیا گیا تھا جس کو حاصل کرنے کی جدوجہد میں علماء نے قواعد و ضوابط کو تہس نہس کر دیا۔ اور علماء کے جوش کی تاب نہ لاتے ہوئے انتظامیہ ایک طرف ہو گئی، علماء کے درمیان لنچ بکس چھیننے کی جنگ میں لنچ باکس تباہ ہو گئے۔ مندوبین کے شدید اور اچانک حملے کی تاب نہ لاتے ہوئے میزیں ٹوٹ گئیں اور ایک دوسرے کو دھکے دینے کی وجہ سے شامیانے اکھڑ گئے۔ اس دوران بعض معززین کے مابین تلخ کلامی بھی ہوئی اور نوبت ہاتھاپائی تک آن پہنچی جس کے نتیجے میں کئی افرد کی قمیصیں اور واسکٹیں پھٹ گئیں۔ ٹوپیاں پاؤں تلے روندی گئیں۔ مندوبین کا یہ مظاہرہ آدھ گھنٹے تک جاری رہا۔ بعد ازاں متعدد معززین کئی کئی لنچ باکس گاڑیوں میں رکھ کر نامعلوم مقام پر جاتے ہوئے دیکھے گئے۔

(روزنامہ 'السلام علیکم پلکستان' لندن ۷ر ستمبر ۹۸ء)

**(باقی آئندہ شمارہ میں انشاء الله)**

# بدھ مت کے بارے میں
# چند سوالات کے جوابات

(سید میر محمود احمد ناصر)

(پانچویں قسط)

سوال نمبر ٦ : مغرب میں بدھ مت کوایک فلسفہ کے طور پر پیش کیا جاتاہے جو ہر قسم کی نامعقول باتوں سے پاک اور بے معنی امور سے مبرا ہے ۔اس پر تبصرہ کریں؟

جواب : مغرب میں بالعموم بدھ مت کے صرف ایک پہلو کو پیش کیا جاتاہے اور بدھ مت کو معقولیت سے بھرے ہوئے فلسفہ کارنگ دیا جاتاہے اور اس کے دوسرے پہلوؤں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ہم ناظرین کے فائدہ کے لئے بدھ مت کے متبعین کے اقرار "تصویر کے دوسرے رخ" کے بارہ میں پیش کرتے ہیں۔

بدھ مت میں یہ تصور ہے کہ بعض وجود اپنے گزشتہ جنموں میں بدھ بننے کی تیاری کررہے ہوتے ہیں اوران میں مردکامل کے ٣٢ نشان پائے جاتے ہیں۔ ایڈورڈ کانزے اپنی کتاب بدھ ازم میں کہتے ہیں کہ مرد کامل کے ٣٢ نشانوں کا تصور بدھ مت کے تمام مکاتب میں مشترک ہے۔لکھتے ہیں :

A list of 32 "marks of a superman," often supplemented by a list of 80 "Subsidiary marks" described the most salient features of Buddha's glorious body. The list of 32 marks is common to all schools, and it must be fairly od. *(Buddhism p.36-37)*

دھرمانند کوسمبی اپنی کتاب بھگوان بدھ میں لکھتے ہیں :

"دیرگھ نکائے" کے مہاپدان سُت" میں ٣٢ علامات درج ذیل قرار دئے گئے ہیں :

(١)...... یہ راجکمار بدھی ستو ہے۔(٢)......اس کے پیر کے تلوے میں ہزاروں آروں چکروں اور ان کے دھروں سے آراستہ ہر پہلو سے جامع اور مکمل چکر ہے۔(٣)...... اس کی ایڑیاں لمبی ہیں۔(٤)...... انگلیاں لمبی ہیں۔(٥)...... ہاتھ پاؤں نرم و نازک ہیں۔(٦)...... جالے کے مانند ہیں۔(٧)......پاؤں کے ٹخنے نکیلے اور گول ہیں ۔(٨)......رانیں ہرنی کی رانیں ایسی ہیں۔ (٩)...... کھڑی حالت میں بغیر جھکے یہ اپنی ہتھیلیوں سے اپنے گھٹنے چھوسکتاہے انہیں سہلا سکتاہے۔(١٠)......اس کے خفیہ اعضاء کپڑوں سے ڈھکے ہوئے ہیں۔(١١)......اس کا چہرہ کندن کی طرح دمکتاہے۔(١٢)...... چمڑی پتلی ہونے کی وجہ سے جسم پر دھول نہیں جم سکتی۔ (١٣)...... اس کے ہر مسام میں صرف ایک بال اگا ہواہے۔(١٤)......اس کے بال اوپر کو اٹھے ہوئے نیلے، سرمئی، گھنگریالے اور داہنی طرف کو جھکے ہوئے ہیں۔(١٥)......اس کا جسم ملائم ہے۔(١٦)......اس کے جسم کے سات حصے ٹھوس ہیں۔(١٧)......اس کے جسم کا اگلا نصف حصہ شیر کے اگلے حصہ کی طرح ہے۔ (١٨)......اس کے کندھوں کا اوپر کا حصہ مضبوط ہے۔ (١٩)...... یہ برگد کے پیڑ کی طرح متوازن ہے۔ جتنی اس کی اونچائی اتنی ہی گولائی اور جتنی گولائی اتنی ہی اونچائی ہے۔(٢٠)...... اس کے کندھے یکساں طور پر مڑے ہوئے ہیں۔(٢١)......اس کا ذائقہ اعلیٰ ہے۔ (٢٢)...... ٹھوڑی شیر کی ٹھوڑی کی مانند ہے ۔ (٢٣)......اس کے چالیس دانت ہیں ۔(٢٤)...... وہ سیدھے ہیں۔(٢٥)...... اوبڑ کھابڑ نہیں ہیں۔ (٢٦)...... سفید ہیں۔(٢٧)......اس کی زبان لمبی ہے۔ (٢٨)...... اس کی آواز کروبک کے پر کی سی ہے۔ (٢٩)...... اس کی آنکھوں کے ڈلے نیلے ہیں۔ (٣٠)...... اس کی پلکیں گائے کے پلکوں کی مانند ہیں۔ (٣١)......اس کی بھوؤں میں ملائم روئی کے ریشوں کی مانند سپید روئیں اگے ہوئے ہیں۔(٣٢)......اس کا ماتھا بیچ میں سے اونچاہے۔

(بھگوان بدھ (گجراتی زبان میں )از دھرمانند کوسمبی۔ اردو ترجمہ از پرکاش پنڈت۔ صفحہ ٣١٤)

☆......بدھ مت کے جادو کے پہلو کا ذکر کرتے ہوئے ایڈورڈ کانزے لکھتے ہیں :

" We shall hear about the magical side of Buddhism (Chapter VIII) This is an historical work,and it is sufficient for me to stress the importance of magic in the actual practice of historical Buddhism.Any attempt to make these beleifs plausible would consume too much space.Readers who regard magic miracles and the occult as so much superannuated superstition must however be warned against assuming that the more enlightened Buddists participated in magical practices as a kind of time-serving gesture,and as a materially necessary concession which they did not share.Protestant readers,in particular,are faced here with the same difficulty which confronts them in the life of Catholic church,where the belief in the occult,in magic and in miracles has always been shared by all from the most intellectual to the least instructed.In Buddhism,we have for instance,the example of Hiuen Tsiang,one of the master minds of chinese Buddhism.Superbly educated, widely travelled,deeply versed in philosophy,he never the less found himself continually confronted by miraculous events on his Journey to India.Historically the display of supernatural powers and the working of the miracles were among the most potent causes of the conversion of tribes and individuals to Buddhism.Ta Buddhist, however refined and intellectual he may be,the impossibility of miracles is not obvious.He does not see why the spiritual must be necessarily impotent in the material world.As a matter of fact,he would be inclined to think that a belief in miracles is indespensible to the survival of any spiritual life.In Europe,from the 18th century onwards,the conviction that the spiritual forces can act effectively on material events has given way to a belief in the inexorable rule of the natural law.The result has been that the experience of the spiritual has become more and more inaccessible to modern society.No known religion has become mature without embracing both the spiritual and the magical.If it rejects the spiritual religion becomes a mere weapon to dominate the world,unable to reform or even restrain the men who dominate it.Such was the case in Nazism and the modern Japan.If, however, relegion rejects the magical side of life,it cutts itself off from the living forces of the word to such an extent that it cannot even bring the spiritual side of man to maturity.It has,therefore,been essential to Buddhism to combine lofty metaphysics with an adherence to the most commonly accepted superstitions of mankind."

*(Buddhism by Edward Conze. p. 83-84 published by Bruno Cassirer, Oxford).*

پھر لکھتے ہیں :

"In actual fact,Buddhism,has always been closely assosiated with what to rationalists would appear as superstitions.The reality of extraordinary psychic,way of wonderworking powers was never questioned.The cultivation of such powers was for those suited to it,part of the program of salvation,altough for others a dubious blessing.The exsistence of many kinds of disembodied spirits and the reality of magical forces were taken for granted,and belief in them formed part of the current cosmology."

*(Buddhism p. 175.)*

بدھ مت کے ایک کامل متبع کو جو ساحرانہ طاقتیں ملتی ہیں ان کا ذکر بدھ مت کی کتب میں اس طرح ملتاہے کہ ایک کامل متبع :

(الف) : ایک ہوتے ہوئے بھی بہت سے وجود ہو سکتاہے۔اور بہت ہوتے ہوئے بھی ایک ہوسکتاہے۔

(ب) : چاہے تو نظر آئے چاہے تو نظروں سے غائب ہو جائے۔

(ج) : کسی دیوار ، فصیل یا پہاڑی سے بلا روک ٹوک تیرتا ہوا گزر جائے۔

(د) :زمین کے اندر غوطہ مار کر چلا جائے یا اس سے باہر آجائے

(ر) :پانی کے اوپر بغیر ڈوبنے کے چلے۔

(س) : آلتی پالتی مار کر ہواہیں پرندے کی طرح اڑتا پھرے۔

(ش) :سورج اور چاند کو جاکر اپنے ہاتھ سے چھولے۔

(ص) : برہما کی دنیا میں اپنے بدن کے ساتھ پہنچ جائے۔

(ض) : معجزانہ طور پر اپنی شکل صورت تبدیل کرے۔

(ط) :اپنے ذہن کی طاقت سے ایک وجود کھڑا کردے۔

(ظ) :اپنی کان کی طاقت سے دورونزدیک کی آوازیں سن لے۔

(ع) :اپنے ذہن سے دوسروں کے اذہان کو گھیرے اور ان کے خیالات وجذبات کو جان لے۔

(غ) :اپنی پیدائش سے پہلے کے جنم ایک لاکھ تک اپنے حافظہ میں مستحضر کرلے۔

(ف) :اپنی کامل آنکھ کے ذریعہ مرنے والوں اور پیدا ہونے والوں کا کامل علم حاصل کرلے۔

یہ تمام باتیں بدھ مت کی کتب مقدسہ میں مذکور ہیں۔حوالہ کے لئے دیکھئے :-

*(Buddhist Scriptures, translated by Edward Conze. The Penguin Classics P: 121 to 133)*

یہ ہے وہ بدھ مت جس کو مغرب میں حکمت سے بھری ہوئی فلاسفی کے طور پر پیش کیا جاتاہے۔

**THOMPSON & CO SOLICITORS**
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .
**Contact: Anas Ahmad Khan**
**204 Merton Road London SW18 5SW**
**Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156**
**Fax: 0181-871-9398**

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں- اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں- اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں :

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

## نوبل انعام یافتہ - چندراشیکھر

نوبل انعام یافتہ عظیم سائنسدان چندراشیکھر ۱۹۱۰ء میں لاہور میں پیدا ہوئے- چھ سال بعد اپنے والد کے تبادلہ کی وجہ سے مدراس چلے گئے- کالج کی تعلیم مکمل کرکے کیمبرج سے .Ph.D کی ڈگری لی- آپکو فزکس سے گہری دلچسپی تھی اور آپکے ایک انکل سر سی-دی-رامن کو بھی فزکس میں نوبل انعام بھی ملا تھا- آپ کے دو شاگردوں کو بھی پچاس کی دہائی میں نوبل انعام ملا تھا جبکہ آپکو خود یہ انعام ۱۹۸۲ء میں ملا- آپ پہلے سائنسدان ہیں جنہوں نے بلیک ہولز کا سائنسی شعور دیا-

کیمبرج کے بعد چندرا امریکہ میں شکاگو یونیورسٹی سے منسلک ہوگئے جہاں تدریس کے علاوہ آپ نے رسالہ "اسٹروفزیکل" کی ۲۰ برس تک ادارت کی- آپ نے ستارے کی موت کے بارے میں ایک نیا نظریہ بھی پیش کیا جسے کئی سال بعد تسلیم کیا گیا اور اب اس نظریہ کا نام Chandra Sekhar Limit ہے- چندرا کو ۱۹۷۶ء میں امریکہ کے صدر جانسن نے نیشنل میڈل آف سائنس بھی عطا کیا-

چندراشیکھر کی وفات ۲۱/اگست ۹۵ء کو ہوئی- آپکے بارے میں ایک مختصر مضمون مکرم محمد زکریا ورک صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۸/ مئی ۹۸ء میں شامل اشاعت ہے-

-......☆......☆......☆......-

## اعزاز

مکرم منور لقمان صاحب نے پاکستان کے ۲۷ویں قومی کھیل ۹۸ء میں تیراکی کے مقابلوں میں واپڈا کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے چھ کانسی کے تمغے حاصل کئے-

-......☆......☆......☆......-

## سگریٹ نوشی ترک کردیں

روزنامہ "الفضل" ۱۴/مئی میں سگریٹ نوشی ترک کرنے کے بعض طریقے بیان کرتے ہوئے مکرم رضوان شاہد صاحب اپنے مختصر مضمون میں رقمطراز ہیں کہ اس کے لئے سب سے پہلے پختہ ارادہ کریں اور اس نیک مقصد میں کامیابی کے لئے دعا بھی کریں-

سگریٹ نوشی کرنے والوں کی صحبت سے اجتناب کریں تاکہ آپ کو ترغیب ہی نہ پیدا ہو- اور سگریٹ اور اس سے متعلقہ تمام اشیاء کو تلف کردیں اور اپنی نظر سے دور رکھیں- اسی طرح صبح کی سیر کو اپنا معمول بنالیں اور اس دوران گہرے اور لمبے سانس لینے کی عادت ڈالیں- یہ سیر کھلی فضا میں اور آبادی سے دور ہو تو بہتر ہے- اور ممکن ہو تو شام کو بھی سیر کی جائے-

زیادہ دیر تک بھوکے نہ رہیئے- اس سے سگریٹ پینے کی اشتہا بڑھے گی- لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ بلاضرورت کھاتے رہیں اور اپنا وزن بڑھالیں جو کہ ایک خطرناک بات ہے- نیز اپنی خوراک میں سبزیوں اور پھلوں کو ترجیح دیں- گوشت اور بھنی ہوئی چیزوں کو کم استعمال کریں-

-......☆......☆......☆......-

## مکرم سید عبدالرحیم شاہ صاحب پھگلہ

مکرم سید عبدالرحیم شاہ صاحب پھگلہ ضلع ہزارہ میں ۱۹۰۱ء میں پیدا ہوئے- آپ اپنے والد سید حسین شاہ صاحب کے اکلوتے بیٹے تھے جن کی جلد ہی وفات ہوگئی اور آپ اپنے دادا کی کفالت میں آگئے جو بڑے نیک فطرت انسان تھے اور امام مہدی کے ظہور کے منتظر تھے- دادا کی وفات کے بعد جلد ہی آپکی والدہ بھی وفات پاگئیں اور آپ پہلے اپنی دادی صاحبہ اور پھر اپنے چچا کی کفالت میں آگئے- ابتدائی تعلیم جابہ کے پرائمری سکول سے حاصل کی، کسی قدر اردو، عربی اور فارسی بھی سیکھی اور گھریلو حالات کی بناپر آپ لاہور آگئے جہاں قرآن شریف شاہی مسجد کے خطیب سے پڑھا- آپ کو قرآن کریم سے بہت لگاؤ تھا کئی سورتیں حفظ تھیں- ایک خواب کی بناء پر الٓر سے شروع ہونے والی پانچ سورتیں (یوسف، یونس، ہود، ابراہیم، حجر) حفظ کرلیں- طبیہ کالج لاہور میں داخل ہوکر طب کی تعلیم بھی حاصل کی-

محترم شاہ صاحب کی طبیعت میں صوفیانہ رنگ تھا اور گاؤں میں ہونے والی رسومات کے خلاف آواز اٹھاتے رہتے تھے- ایک دفعہ اپنے ایک دوست سے جو مفتی بھی تھے ایک احمدی عالم کی تعریف سنی تو آپکو مفتی صاحب کے قول و فعل کے تضاد پر حیرت ہوئی کیونکہ وہ بظاہر احمدیت کے مخالف نظر آتے تھے- اور اسی بات نے آپ کو احمدیت کی طرف مائل کردیا- جب مفتی صاحب کا واقعہ آپکے چچا نے سنا تو وہ مشتعل ہوگئے اور انہوں نے مفتی کو بلاکر سخت برا بھلا کہا اور مجبور کیا کہ شاہ صاحب پر کفر کا فتویٰ لگائیں- آخر مفتی کو فتویٰ دینا پڑا- اور ۲۳ء یا ۲۴ء میں محترم شاہ صاحب برفانی علاقہ سے چل کر مانسہرہ پہنچے جہاں سے قادیان چلے گئے- قادیان میں جلسہ سالانہ میں شرکت کی اور بیعت کی سعادت حاصل کرکے واپس گاؤں آگئے- اب چچا نے شدید مخالفت کی اور ایک دن تو غصہ میں آکر پتھر دے مارا- خدا تعالیٰ نے بچالیا اور رات کو خواب میں یہ آیت زبان پر جاری ہوئی سَاُورِیکُم اٰیَاتِی فَلَا تَستَعجِلُونِ-

۱۹۳۱ء میں حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے پھگلہ میں مولانا غلام غوث ہزاروی سے مناظرہ کیا- اس دوران مشتعل ہجوم نے حملہ کردیا- ایک لاٹھی حضرت مولوی صاحب کی بجائے محترم عبدالرحیم شاہ صاحب کو لگی اور آپ شدید زخمی ہوگئے- آپ بہت عبادت گزار اور مالی جہاد میں حصہ لینے والے تھے- علم طب کو مخلوق کی بھلائی کے لئے استعمال کرتے رہے- ۱۲/جولائی ۱۹۷۴ء کو پھگلہ میں وفات پائی- آپ کا مختصر ذکر خیر مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب کے قلم سے ماہنامہ "انصاراللہ" اپریل ۹۸ء میں شامل اشاعت ہے-

-......☆......☆......☆......-

## خلیفۂ وقت کی حفاظت کے بارہ میں قرآنی تعلیم

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں "خلافت ایک الٰہی انعام ہے...... ایک وعدہ ہے جو پورا تو ضرور کیا جاتا ہے لیکن اس کے زمانہ کی لمبائی مومنوں کے اخلاص کے ساتھ وابستہ ہے"-

آپؓ مزید فرماتے ہیں "خلافت کا ختم ہونا یا نہ ہونا انسانوں کے اختیار میں ہے- اگر وہ پاک رہیں اور خلافت کی بے قدری نہ کریں تو یہ طاقچہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں سال تک قائم رہ کر ان کی طاقت کو بڑھانے کا موجب ہو سکتا ہے اور اگر وہ خود ہی اس انعام کو رد کردیں تو اس کا علاج کسی شخص کے پاس نہیں"-

سیدنا مصلح موعودؓ نے سورہ نور کی تفسیر میں بہت تفصیل سے خلیفۂ وقت کی حفاظت کی ذمہ داری پر بھی روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ اگر مسلمان ان آیات کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے تو خلفائے راشدین پر اُن حملوں کی کسی کو جرأت بھی نہ ہوتی جن کے نتیجہ میں وہ شہید کئے گئے- پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا بھی جب گھوڑی سے گرنے کا واقعہ پیش آیا تو بھی نظام سلسلہ کا کوئی ذمہ دار شخص آپؓ کے ساتھ نہیں تھا- خود حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے بارے میں فرمایا کہ ایک جلسہ کے موقع پر جب آپؓ تقریر فرمارہے تھے تو جلسہ گاہ میں سے کسی شخص نے ملائی کی ایک پیالی دی کہ حضرت صاحب کو پہنچادیں- یہ پیالی ایک سے دوسرے کے ہاتھوں ہوتی ہوئی سٹیج تک پہنچ گئی- سٹیج پر اتفاقاً کسی کو خیال آیا اور اس نے احتیاط کے طور پر ملائی چکھی تو اس کی زبان کٹ گئی کیونکہ ملائی میں زہر ملی ہوئی تھی-

ایک اور موقع پر حضورؓ نے یہ واقعہ سنایا کہ ایک عیسائی جے میتھیوز کو جب اُسکی بیوی کے قتل کے الزام میں گرفتار کیا گیا تو اُس نے عدالت کو بتایا کہ دراصل وہ اُس پستول سے حضورؓ کو قتل کرنا چاہتا تھا اور اس نیت سے پہلے قادیان گیا جہاں احباب کی موجودگی کے باعث اسے جرأت نہ ہوسکی- پھر اُس نے سنا کہ حضورؓ پھیرو چچی چلے گئے ہیں تو وہ وہاں چلا آیا لیکن دروازے پر ہر وقت پہرے داروں کی موجودگی کی وجہ سے کامیاب نہ ہوسکا- جب گھر آیا تو اتفاقاً اُس کا اپنی بیوی سے جھگڑا ہوگیا اور اُس نے اُسے قتل کردیا-

احرار کی شورش کے ایام میں ایک دفعہ حضورؓ سے ملاقات کے خواہشمند ایک نوعمر افغان لڑکے کو ایک احمدی عبدالاحد صاحب نے پکڑ لیا اور اُس سے ایک چُھرا بھی برآمد کرلیا- لڑکے نے بعد میں تسلیم کیا کہ وہ حضورؓ پر حملہ کرنے کی نیت سے دھرمسالہ تک گیا تھا لیکن کامیابی نہ ہوئی- پھر قادیان چلا آیا-

۱۰/مارچ ۵۴ء کو حضرت مصلح موعودؓ پر جماعت نہم کے طالبعلم ایک پندرہ سالہ اجنبی لڑکے نے چاقو سے اُس وقت حملہ کرکے شدید زخمی کردیا جب حضورؓ عصر کی نماز پڑھاکر واپس تشریف لے جارہے تھے- یہ لڑکا دو روز قبل ربوہ میں آیا تھا- اور اُس نے حضورؓ سے ملاقات کرنے کی کوشش بھی کی- لیکن ناکامی کے بعد احمدی ہونے کا خیال ظاہر کرتے ہوئے بیعت فارم پُر کردیا اور اپنے دلی منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مسجد مبارک جا پہنچا- جلسہ سالانہ کے موقع پر حضورؓ نے اس واقعہ پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا: "کسی کو یہ خیال نہیں آتا کہ ہم تحقیق تو کرلیں، یہ ہے کون؟ قادیان میں یہ قاعدہ تھا کہ اجنبی آدمی کو نماز کے وقت پہلی دو صفوں میں نہیں بیٹھنے دیتے تھے اور جماعت کے مختلف محلّوں کے دوست ہر روز آکے پہرہ دیتے تھے"-

خلیفۂ وقت کی حفاظت کے بارہ میں قرآنی تعلیمات کے حوالہ سے ایک تفصیلی مضمون ماہنامہ "احمدیہ گزٹ" کینیڈا مئی ۹۸ء میں مکرم ڈاکٹر سلیم الرحمٰن صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے-

اگرچہ اصل حفاظت اللہ ہی کی ہے لیکن خلیفۂ وقت کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے مومنین کی جماعت پر بھی ڈالی ہے اور اس سلسلہ میں انسانی کوششوں کو ہر ممکن حد تک پہنچانے کے بعد بھی اگر کوئی پہلو نظارہ جائے تو پھر اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل اور رحم سے اس پہلو کو اپنی حفاظت خاص سے ڈھانپ لیتا ہے- حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں "محمد رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بھی یہی ہوا تھا- آپ کو یہودیوں نے کھانے میں زہر ملاکر دے دیا- بعض لوگ کہہ سکتے ہیں کہ آپؐ نے اُن کی دعوت کو منظور کیوں کرلیا؟ لیکن آپؐ کی شان یہی تھی کہ آپؐ اُن کی دعوت کو قبول کرلیتے- یہ صحابہؓ کا کام تھا کہ وہ کھانے کو چکھ کر دیکھ لیتے اور اطمینان کرلیتے ...... لیکن اُن سے یہ غلطی سرزد ہوگئی، اُنہوں نے کھانا چکھا نہیں...... آپ کو الہاماً پتہ لگ گیا کہ اس کھانے میں زہر ملا ہوا ہے- ...... خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کی ایک نشان کے طور پر حفاظت تو کردی لیکن دراصل یہ ذمہ داری صحابہؓ کی تھی- ...... پس کچھ کام جماعت کو بھی کرنے پڑتے ہیں- خلیفہ پر پابندیاں عائد نہیں کی جاسکتیں- خلیفہ اپنا کام کرے گا اور جماعت کو اپنا فرض ادا کرنا ہوگا"-

-......☆......☆......☆......-

# Muslim Television Ahmadiyya
## Programme Schedule for Transmission

/0/98 - /0/98

*Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344*

### Friday 30th October 1998 — 08 Rajab

| | |
|---|---|
| 00.05 | Tilawat, Seerat un Nabi, News |
| 00.45 | Children's Corner: Quran Class Pt31(R) |
| 01.10 | Liqa Ma'al Arab: Session No.358 (R) |
| 02.10 | Quiz: History of Ahmadiyyat, Pt 64 (R) |
| 02.45 | Urdu Class (R) |
| 03.50 | Learning Arabic: Lesson No. 16 (R) |
| 04.05 | MTA Variety: Shajray Phull (R) |
| 04.40 | Homeopathy Class: Lesson No.174 (R) |
| 06.05 | Tilawat, Seerat un Nabi, News |
| 06.45 | Children's Corner: Quran Quiz No.31 (R) |
| 07.00 | Pushto Item: Dars ul Hadith |
| 07.10 | Pushto Item: Lajna Exhibition |
| 07.40 | MTA Variety: 'Tabarrukat', speech by Hadhrat Maulana Abul Ata Sb,J/S 1962(R) |
| 08.35 | Liqa Ma'al Arab: Session No. 358 (R) |
| 09.35 | Urdu Class (R) |
| 10.40 | Computer for Everyone, Pt 82 |
| 11.20 | Bengali Service: Significance of Mubahala |
| 12.05 | Tilawat, Dars Malfoozat, News |
| 12.45 | Darood Shareef |
| 13.00 | LIVE Friday Sermon: Rec.30/10/98 |
| 14.05 | Documentary: 'Atomic Energy'. |
| 14.45 | Rencontre avec les Francophones (New) |
| 15.45 | Friday Sermon (R) |
| 17.00 | Liqa Ma'al Arab: Session No. 359 Rec: 23/12/97 |
| 18.05 | Tilawat Seerat un Nabi |
| 18.30 | Urdu Class (New): Rec.28/10/98 |
| 19.35 | German Service: MTA Variety, Ijtema |
| 20.35 | Children's Class: No. 117, Part 1 |
| 21.05 | Medical Matters: 'Heart Valves' |
| 21.45 | Friday Sermon (R) |
| 22.55 | Rencontre avec les Francophones(New): (R) |

### Saturday 31st October — 09 Rajab

| | |
|---|---|
| 00.05 | Tilawat, Dars ul Hadith, News |
| 00.35 | Children's Class: No. 117, Part 1 (R) |
| 01.05 | Liqa Ma'al Arab: Session No.359 (R) |
| 02.10 | Friday Sermon (R) |
| 03.15 | Urdu Class(New): (R) |
| 04.20 | Computers for Everyone: Pt 82(R) |
| 04.55 | Rencontre avec les Francophones(New):(R) |
| 06.05 | Tilawat, Dars ul Hadith, News |
| 06.55 | Children's Class: No. 117, Part 1 (R) |
| 07.25 | Saraiky Programme: Mulaqat with Huzoor Rec: 27/10/95 |
| 08.30 | Dars Malfoozat |
| 08.45 | Medical Matters: 'Heart Valves' (R) |
| 09.15 | Liqa Ma'al Arab: Session No.359 (R) |
| 10.20 | Urdu Class: (R) |
| 11.25 | MTA Variety: Speech by Mohammad Azam Akseer Sahib. |
| 12.05 | Tilawat, News |
| 12.40 | Learning Danish: Lesson No. 14 |
| 13.10 | Indonesian Hour: Seeratun Nabi (SAW)..... |
| 14.10 | Bengali Service: Importance of Ba'it,........ |
| 15.10 | Childrens Class(New): Rec. 31/10/98 |
| 16.15 | Liqa Ma'al Arab: Session No. 360 Rec: 24/12/97 |
| 17.25 | Al Tafseer ul Kabir: Part 16 |
| 18.05 | Tilawat, Dars ul Hadith |
| 18.15 | Urdu Class(New):Rec.30/10/98 |
| 19.25 | German Service: Discussion, More... |
| 20.25 | Children's Corner: Quran Quiz No 28 |
| 20.40 | Q/A with Huzoor : Rec.29/03/98 |
| 23.25 | Learning Danish: Lesson No.14 (R) |

### Sunday 1st November 1998 — 10 Rajab

| | |
|---|---|
| 00.05 | Tilawat, Seerat un Nabi, News |
| 00.55 | Children's Corner: Quran Quiz No.28(R) |
| 01.15 | Liqa Ma'al Arab: Session No.360 (R) |
| 02.20 | MTA Variety: Speech by Saleh Ahmed Malik Sahib., 'The Holy Quran'. |
| 03.05 | Urdu Class(New): Rec.30/10/98 (R) |
| 04.10 | Learning Danish: Lesson No. 14 (R) |
| 04.50 | Children's Class(New): Rec.31/10/98 (R) |
| 06.05 | Tilawat, Seerat un Nabi, News |
| 06.50 | Children's Corner: Quran Quiz No. 28(R) |
| 07.05 | Friday Sermon: Rec. 30/10/98 |
| 08.15 | Q/A Session: Rec. 29/03/98 (R) |
| 09.50 | Liqa Ma'al Arab: Session No. 360 (R) |
| 10.55 | Urdu Class(New): Rec. 30/10/98 (R) |
| 12.05 | Tilawat, News |
| 12.30 | Learning Chinese: Lesson No. 102 |
| 13.00 | Indonesian Hour: Quiz Basyarrat DNA More..... |
| 14.05 | Bengali Service: Advent of The Promised Messiah (AS), More... |
| 15.05 | English Mulaqat: Rec. 26/11/94 |
| 16.00 | Liqa Ma'al Arab: Session No. 361 Rec: 25/12/97 |
| 17.05 | Albanian & Bosnian Q/A with Huzoor, Part 3, Rec: 18/09/95 (Germany) |
| 18.05 | Tilawat, Seerat un Nabi. |
| 18.35 | Urdu Class(New): Rec. 31/10/98 |
| 19.40 | German Service: Ja Al Masih, Physik, ... |
| 20.45 | Children's Corner: Workshop No. 9 |
| 21.20 | Dars ul Quran(No.12): Rec.13/01/98 |
| 22.40 | MTA Variety: Speech by Maulana Dost Mohammad Shahid Sahib |
| 23.25 | Learning Chinese: Lesson No.102 (R) |

### Monday 2nd November 1998 — 11 Rajab

| | |
|---|---|
| 00.05 | Tilawat, Dars ul Hadith, News. |
| 00.40 | Children's Corner: Workshop No.9(R) |
| 01.20 | Liqa Ma'al Arab: Session No.361 (R) |
| 02.20 | MTA USA: Q/A with Huzoor, Part 1 Rec: 23/09/94 |
| 03.15 | Urdu Class(New): Rec.31/10/98 (R) |
| 04.20 | Learning Chinese: Lesson No.102 (R) |
| 04.55 | English Mulaqat: Rec.26/11/94 (R) |
| 06.05 | Tilawat, Dars ul Hadith, News |
| 06.55 | Children's Corner: Workshop No.9(R) |
| 07.30 | Dars ul Quran(No.12): Rec.13/01/98 (R) |
| 08.55 | Liqa Ma'al Arab: Session No. 361 (R) |
| 10.00 | Urdu Class (New): (R) |
| 11.05 | MTA Sports |
| 11.35 | MTA Variety: Speech by Maulana Bashir-ud-Din Sahib |
| 12.05 | Tilawat, News |
| 12.35 | Learning Norwegian: Lesson No. 80 |
| 13.05 | Indonesian Hour: Bahtera Nuh, More.. |
| 14.00 | Bengali Service:Truth of Imam Mahdi (AS) Fish cultivation Lesson No.1, More..... |
| 15.00 | Homeopathy Class: Lesson No.175 Rec: 15/08/96 |
| 16.10 | Liqa Ma'al Arab: Session No. 362 Rec: 03/02/98 |
| 17.20 | Turkish Programme |
| 18.05 | Tilawat, Dars ul Hadith. |
| 18.35 | Urdu Class: Lesson No. 214 Rec: 06/04/96 |
| 19.40 | German Service: Begegnung mit Huzoor Mach Mit, Nazm |
| 20.40 | Children's Class: No. 117, Part 2 |
| 21.15 | Quiz: 'Rohani Khazaine' Part 2 |
| 21.55 | Homoeopathy Class: Lesson No.175 (R) |
| 23.10 | Learning Norwegian: Lesson No. 80 (R) |
| 23.40 | Documentary |

### Tuesday 3rd November 1998 — 12 Rajab

| | |
|---|---|
| 00.05 | Tilawat, Dars ul Hadith, News |
| 00.45 | Children's Class: No. 117, Pt 2 (R) |
| 01.15 | Liqa Ma'al Arab: Session No.362 (R) |
| 02.10 | MTA Sports: |
| 02.40 | MTA Variety: Speech (R) |
| 03.05 | Urdu Class: No.214 (R) |
| 04.15 | Learning Norwegian: Lesson No. 80 |
| 04.45 | Homeopathy Class: Lesson No.175 (R) |
| 06.05 | Tilawat, Darsul Hadith, News |
| 06.30 | Children's Class: No.117, Pt 2 (R) |
| 07.00 | Pushto Item: Friday Sermon Rec: 02/05/97 |
| 08.10 | Quiz: 'Rohani Khazaine' Part 2 (R) |
| 08.50 | Liqa Ma'al Arab: Session No.362 (R) |
| 09.50 | Urdu Class: No.214 (R) |
| 10.55 | Our Diet: 'Water'. |
| 11.20 | MTA Variety: Interview |
| 12.05 | Tilawat, News |
| 12.35 | Learning French: Lesson No. 12 |
| 13.05 | Indonesian Hour: Friday Sermon Rec: 21/07/95 |
| 14.15 | Bengali Service: Significance of Ba'it Beef Fattening, More.... |
| 15.15 | Tarjumatul Quran Class(New): Rec: 03/11/98 |
| 16.20 | Liqa Ma'al Arab: Session No. 363 Rec: 04/02/98 |
| 17.25 | Norwegian Item: Contemporary Issues Pt2 |
| 18.05 | Tilawat, Dars ul Hadith |
| 18.25 | Urdu Class: Session No. 219 Rec: 01/11/96 |
| 19.30 | German Service: Mathmatik, Lies Mal Special |
| 20.30 | Children's Corner: Quran Class, Pt 32 |
| 20.50 | Children's Corner: Waqfeen e Nau, Pt 3 |
| 21.20 | Hamari Kaenat: Part No. 146 |
| 21.45 | Tarjumatul Quran Class(New): Rec: 03/11/98 (R) |
| 22.50 | Learning French: Lesson No. 12 (R) |
| 23.20 | MTA Variety: Interview with a medic |

### Wednesday 4th November 98 — 12 Rajab

| | |
|---|---|
| 00.05 | Tilawat, History of Ahmadiyyat, News |
| 00.45 | Children's Corner: Quran Class Pt32 (R) |
| 01.05 | Liqa Ma'al Arab: Session No. 363 (R) |
| 02.05 | Our Diet: 'Water', from Pakistan |
| 02.30 | Childrens Corner: Waqfeen e Nau, Pt 3 (R) |
| 03.05 | Urdu Class: Lesson No. 219 (R) |
| 04.05 | Learning French: Lesson No. 12 (R) |
| 04.50 | Tarjumatul Quran Class(New): Rec: 03/11/98 (R) |
| 06.05 | Tilawat, History of Ahmadiyyat, News |
| 06.40 | Children's Corner: Quran Class Pt 32 (R) |
| 07.00 | Swahili Programme: Discussion |
| 07.45 | Hamari Kaenat: Part 146 (R) |
| 08.10 | MTA Vareity: Lajna Interview |
| 08.30 | Documentary: |
| 09.10 | Liqa Ma'al Arab: Session No 363 (R) |
| 10.10 | Urdu Class: No. 219 (R) |
| 11.10 | MTA Variety: Durr e Sameen |
| 12.05 | Tilawat, News |
| 12.35 | Learning German: Lesson No. 11 |
| 13.10 | Indonesian Hour: Friday Sermon by National Amir J/S 1998 |
| 14.05 | Bengali Service: Friday Sermon Rec: 08/05/98 |
| 15.10 | Tarjumatul Quran Class (New): Rec: 04/10/98 |
| 16.15 | Liqa Ma'al Arab: Session No.364 Rec: 05/02/98 |
| 17.20 | French Programme: Children's Class From Belgium, Part No. 18 |
| 18.05 | Tilawat, History of Ahmadiyyat |
| 18.30 | Urdu Class: Lesson No. 220 |
| 19.35 | German Service: MTA Special, Nazm... |
| 20.40 | Children's Class: No. 118, Part 1 |
| 21.10 | MTA Lifestyle: Lajna Imaillah Rawalpindi |
| 21.30 | MTA Entertainment: |
| 22.10 | Tarjumatul Quran Class(New): (R) |
| 23.15 | Learning German: Lesson No. 11 (R) |

### Thursday 5th November 1998 — 13 Rajab

| | |
|---|---|
| 00.05 | Tilawat, Dars Malfoozat, News |
| 00.40 | Children's Class: No. 118, Part 1 (R) |
| 01.10 | Liqa Ma'al Arab: Session No. 364 (R) |
| 02.30 | MTA Variety: Durr e Sameen |
| 03.00 | Urdu Class: Lesson No. 220 Rec: 02/11/96 (R) |
| 04.05 | Learning German: Lesson No. 11 (R) |
| 04.45 | Tarjumatul Quran Class(New): Rec. 04.11.98 (R) |
| 06.05 | Tilawat, Dars Malfoozat, News |
| 06.30 | Children's Class: No. 118, Part 1 (R) |
| 07.00 | Sindhi Programme: Friday Sermon Rec: 04/10/96 |
| 08.10 | MTA Lifestyle: Lajna Imaillah Rawalpindi |
| 08.30 | MTA Entertainment |
| 09.10 | Liqa Ma'al Arab: Session No. 364 |
| 10.15 | Urdu Class: Lesson No.220 (R) |
| 11.20 | History of Ahmadiyyat Quiz: Pt. 65 |
| 12.05 | Tilawat, News |
| 12.35 | Learning Arabic: Lesson No. 17 |
| 12.55 | Indonesian Hour: Tilawat, Pidato Jalsa Salana 1998 |
| 13.55 | Bengali Service: Q/A with Huzoor and Lajna, Part 1. Rec: 21/05/98 Visit to Botanical Gardens |
| 15.10 | Homeopathy Class: Lesson No. 176 |
| 16.10 | Liqa Ma'al Arab: Session No.365 Rec:10/02/98 |
| 17.15 | Spanish Item: Waqffen e Nau Pt 2 |
| 18.05 | Tilawat, Dars Malfoozat. |
| 18.25 | Urdu Class: Lesson No 221 |
| 19.25 | German Service: Nazm, MTA variety,.... |
| 20.40 | Children's Corner: Quran Class Pt 33 |
| 20.55 | Tabarrukat: Speech from J/S 1965 |
| 21.50 | Homeopathy Class: Session No.176 (R) |
| 22.50 | Learning Arabic: Lesson No. 17 (R) |
| 23.10 | MTA Variety: Sajray Phull |



Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
*English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,*

Prepared by the MTA Scheduling Department.

# Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 5 Friday, October 30, 1998 No. 44


بقیہ :رپورٹ دورہ جرمنی از صفحہ ۱۰

اسلام کے اصولوں کے مطابق رہ رہے ہیں۔ وہ پانچ وقت نماز ادا کرتے ہیں۔ ایک جرمن احمدی جو آرمی میں کام کرتے ہیں اس کے جرمن ساتھی اسے یاد دلاتے ہیں کہ تمہاری نماز کا وقت ہو گیا ہے، نماز پڑھ لو۔ اور اس طرح انہیں بھی کچھ آرام مل جاتا ہے۔ اگر آپ خدا پر یقین رکھتے ہیں کہ تمام کائنات آپ کے لئے بنائی گئی ہے اور پیدائش سے بھی قبل تمام ضروریات اس نے پوری کر دیں تو ہمیں اس کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔

☆...... کیا اسلام میں مزاح کی حس پائی جاتی ہے؟ اس سوال کا مختصر جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا میں ایک مسلمان ہوں۔ آپ نے مجھے گفتگو کرتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ نے اس بات کو محسوس بھی کیا ہوگا۔ (حضور کا اشارہ مزاح کی حس کی طرف تھا جس کا اظہار دوران گفتگو بار بار ہوتا رہا)۔

آخر میں عورتوں کے بارے میں مختلف سوالات تھے مثلاً پردہ کیوں کرتی ہیں، سوئمنگ اور اسپورٹس میں لڑکوں کے ساتھ کیوں نہیں جاتیں۔ اسلام میں عورتوں کا کیا مقام ہے وغیرہ۔ ان کا مختصر جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کے مطابق عورتیں مردوں کے مساوی حقوق رکھتی ہیں۔ لیکن اپنی ساخت کے لحاظ سے مردوں سے مختلف ہیں اس کے مطابق ان سے سلوک ہوگا۔ یہاں عورتوں کو ایک کھیل کا ذریعہ بنا لیا گیا ہے کہ ان سے لطف اندوز ہوتے ہیں پھر مختلف بیماریاں آتی ہیں جیسے ایڈز۔ آپ لوگ ان سے سبق کیوں نہیں سیکھتے۔ ایسی سوسائٹی کو قدرت پھر سزا دیتی ہے۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ مرد اور عورت دونوں کے لئے اسلام نے مختلف سوشل تعلیم دی ہے۔ احمدی عورتیں یہاں ڈاکٹر، سائنس دان اور نرسز بن سکتی ہیں۔

یہ ایک بھرپور مجلس تھی جس میں کم و بیش تین صد (۳۰۰) جرمن مہمان شامل ہوئے جنہیں حضور انور کے جوابات سن کر مطمئن ہوتے اور حضور کی تائید میں سر ہلاتے دیکھا گیا۔ یہ مجلس قریباً دو گھنٹے جاری رہی۔ سامعین کی دلچسپی کو دیکھتے ہوئے حضور انور نے مقررہ وقت سے زیادہ وقت دیا لیکن اس کے باوجود بہت سے سوال باقی تھے۔ آخر میں حضور انور ایدہ اللہ نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ حضور خود بھی اس مجلس سے بہت لطف اندوز ہوئے۔ اس مجلس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

## مجلس عرفان

ہمبرگ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج بھرپور مصروفیت میں دن گزارا۔ رات آٹھ بجے احباب جماعت کے ساتھ مجلس عرفان میں شمولیت فرمائی۔ اس موقع پر کئے گئے سوالات اور ان کے جوابات اپنی ذمہ داری پر اختصار کے ساتھ پیش ہیں:

☆...... بعض قضائی فیصلوں کے لئے چار گواہوں کی شرط ہے جس پر آغاز اسلام میں اس حد تک عمل کیا گیا کہ اگر صرف تین گواہ ہیں تو مجرم کی بجائے ان گواہوں پر حد لگائی گئی۔ آج کل نئی ٹیکنالوجی میں DNA اور جینز وغیرہ کو استعمال کیا جاتا ہے اس کا کس حد تک جواز ہے؟

☆...... جن ممالک میں تبلیغ منع ہے وہاں کیا طریق اختیار کر سکتے ہیں؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جو سننا نہیں چاہتا قرآن ان کو بہرے کہتا ہے ہم ان کو زبردستی نہیں سنا سکتے۔ اس کا توڑ خدا نے MTA کے ذریعہ نکالا ہے۔ عرب ممالک میں جہاں اتفاقاً بھی سن لیتے ہیں اثر ہوتا ہے۔

☆...... جرمنی میں منشیات کے کاروبار کی وجہ سے حکومت اور سیاست دان پریشان ہیں ان حالات میں ہم ان کی کس طرح مدد کر سکتے ہیں؟۔ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اگر حکومت بے بس ہو تو ہم صرف نصیحت کر سکتے ہیں اور احمدیوں میں جو متاثر ہیں ان کے ارد گرد دیوار کھڑی کر دیں تاکہ احمدی محفوظ رہیں۔

☆...... شوگر کے مریض کے لئے شہد کا استعمال کس حد تک جائز ہے؟ حضور نے فرمایا کہ شہد کی سینکڑوں قسمیں ہیں۔ اس سلسلہ میں چھان بین ہونی چاہئے۔ ملک ملک کا شہد پھر مختلف قسموں کی بوٹیوں کے تاثرات الگ الگ ہیں۔ مختلف موسموں کا شہد الگ تاثیرات والا ہوگا پھر ممکن ہے کہ بعض مریضوں کے لئے بعض اقسام کے شہد میں شفا ہو۔

☆...... ایک بچے نے حضور انور سے پوچھا کہ آپ پاکستان سے ہجرت کر کے انگلستان تشریف لے گئے جرمنی کیوں نہیں آئے؟۔ بچے کو سمجھاتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بیک وقت میں سب ملکوں میں اکٹھا نہیں جا سکتا تھا۔ اس زمانے کے حالات کے مطابق جرمنی کی سرزمین اس قابل نہیں تھی۔ انگلستان کے قوانین مجھے اجازت دیتے تھے۔ اس وقت لندن سب سے موزوں جگہ تھی مرکز بنانے کے لئے اس لئے وہاں مرکز بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔ اب وہاں ہم ٹی وی کا نظام چلا رہے ہیں جو یہاں جرمنی سے مشکل ہے۔

☆...... ایک اور بچے نے نماز کے بعد تسبیحات ۳۳، ۳۳ دفعہ پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو حضور انور نے مختصر جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ روحانیت کے راز آنحضرت ﷺ سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا جفت کی بجائے طاق عدد استعمال کرو اس لئے ہم ایسا کرتے ہیں۔

☆...... اس سوال کے جواب میں کہ نواز شریف پاکستان میں شرعی قانون نافذ کر رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جس ملک میں سارے جھوٹے اور بے ایمان ہو گئے ہوں وہاں شریعت کیسے نافذ ہو گی۔ جھوٹے جھوٹوں کے خلاف گواہی دیں گے۔ یہ نافذ نہیں ہو سکتی۔ اس قانون کی رو سے حکومت کو اختیار ہوگا کہ عدلیہ کے فیصلوں کو منسوخ کر دے۔ یہ اسلام کے نام پر ڈکٹیٹر شپ حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

☆...... اگر نیک خاندان جنت میں جائے تو کیا اس کے ممبر جنت میں اکٹھے ہو سکتے ہیں جیسے یہاں اکٹھے ہونگے؟ اس سوال کے جواب میں فرمایا کہ ہر شخص اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے۔ ایک جان دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ حضرت نوحؑ کا بیٹا جہنمی ہو گیا وہ نوحؑ کے ساتھ اکٹھا کیسے ہوگا۔ ہاں جنتی جنت میں اکٹھے کر دئے جائیں گے۔

☆...... حضور انور کی نئی تصنیف جو انگریزی میں شائع ہوئی ہے اس کا اردو ترجمہ کب ہوگا؟ اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا جب ایسے اردو دان علماء مہیا ہو جائیں گے جو اس کے ہر مضمون سے واقف ہونگے۔ پاکستان کی جماعت مناسب آدمی ڈھونڈ لے۔ ضروری نہیں کہ وہ احمدی ہوں۔ دیکھیں جرمن جماعت پہلے ترجمہ کرواتی ہے یا پاکستان کی جماعت۔

☆...... چاکلیٹ میں بعض دفعہ تھوڑی سی الکحل ہوتی ہے کیا وہ کھا سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا اگر پتہ چل جائے تو نہیں کھانی چاہئے۔

مجلس عرفان کے آخر میں احباب جماعت نے حضور انور کی اقتدا میں نماز مغرب اور عشاء ادا کی۔ اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ نے جماعت ہمبرگ کی تعریف فرمائی کہ خدا کے فضل سے بہت کامیاب مجالس یہاں منعقد ہوئیں ہیں اور ہمبرگ جرمنی میں اس پہلو سے پہلا نمبر لے گیا ہے۔

**(باقی آئندہ شمارہ میں انشاء اللہ)**

رپورٹ مرتبہ :

(صادق محمد طاہر، وسیم احمد سروعہ جرمنی)

☆......☆......☆

جماعت احمدیہ ماریشس کے

# سالانہ جلسہ کا کامیاب انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ ماریشس کا سہ روزہ جلسہ سالانہ ۲۵، ۲۶ اور ۲۷ ستمبر بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ یہ جلسہ سالانہ مسجد دارالسلام روز ہل میں ہوا۔ اس میں ملک بھر سے قریباً ۲۵۰۰ افراد شامل ہوئے۔ اس جلسہ پر مکرم امین جواہر صاحب امیر جماعت احمدیہ ماریشس نے جماعت کا تعارف اور سیرۃ النبی ﷺ کے موضوعات پر خطاب کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ ستمبر سب احباب جماعت نے MTA کے مواصلاتی رابطہ کے ذریعہ براہ راست سنا۔

دوسرے دن مکرم امیر صاحب نے حضور انور کی کتاب Revelation, Rationality, Knowledge & Truth کا تحفہ سٹیج پر بعض غیر از جماعت معزز مہمانان کو خوش آمدید کہتے ہوئے پیش کیا جن میں سائنس اور ایجوکیشن کے وزیر آنریبل Kadress Pillay بھی شامل تھے۔ انہوں نے اس پر خوشی کا اظہار کیا اور شکریہ کے ساتھ یہ تحفہ قبول کیا۔ اپنی تقریر میں جماعت کی خدمات کو سراہا اور کہا کہ یہ نیک فطرت روحانی جماعت ہے۔

جلسہ کے تمام انتظامات خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت خوش اسلوبی سے انجام پائے اور تمام کارکنان نے مفوضہ فرائض کو بڑی محنت اور عمدگی سے سرانجام دیا۔

(رپورٹ :مشہود احمد شاہد طور مبلغ سلسلہ)

## بچے واپس رکھ دو

ایک صحابی حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک چھوٹی چڑیا دیکھی جس کے ہمراہ دو بچے بھی تھے۔ ہم نے اس کے بچے اٹھا لئے۔ تو چڑیا ہمارے قریب آکر پھڑپھڑانے لگی۔ حضورؐ نے دیکھا تو فرمایا: "اس چڑیا کو اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے تکلیف پہنچائی۔ اس کے بچے واپس رکھ دو"۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب قتل الذر)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔